



DECEMBER 2000

Regd. # SC-1177

موت کے مناظر آئینہ مرعbert

تصنیف
علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی دہلوی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaaateislam.net

موت کے مناظر

آئینہ عبرت

تصنیف

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادور، کراچی، فون: 32439799

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سبب تالیف

شبانِ معلّمہ کو دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع ہٹی کے سالانہ اجلاس میں دستار بندی و ختم بخاری شریف کے لیے جب میں حاضر ہوا تو میں اس وقت جبکہ دارالعلوم کی مسجد تنویر المساجد کے سنگ بنیاد کی تقریب ہو رہی تھی بالکل ناگہاں حضرت غازی ملت مولانا سید محمد ہاشمی صاحب کچھ چھوی مدظلہ اعلیٰ مجھے یہ چھبھیچے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہو چکی؟ میں نے عرض کیا کہ چوبیس ہیں تالیف ”سامان آخرت“ مکمل کر چکا ہوں کس کس حضرت موصوف العبد نے سیکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک کتاب خواہ چھوٹی ہی اسی اور بھی جلد لکھ دیجئے تاکہ پچیس ہو جائے چوبیس کا عدد ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ ان دنوں میری نشت میں کاربند ہو کر بیکار ہوا تھا جس کی تکلیف رمضان شریف میں بھی رہی۔ لیکن مولانا العزیز کی فرمائش کا مجھے برابر خیال لگا رہا۔ چنانچہ شوال میں جب میں برائون شریف حاضر ہو گیا۔ تو اس کتاب کی تدوین شروع کر دی۔ جو مجھہ تعالیٰ تقریباً تین ماہ میں مکمل ہو گئی۔

اس کتاب میں مندرجہ ذیل دس عنوانوں پر چند مقبر کتبوں کے حوالوں کو میں نے درج کر دیا ہے۔ جو بہت ہی اشرافیہ و عبرت خیز ہیں۔

- (۱) بوقت وفات کس نے کیا کہا؟ (۲) جنازہ یا قبر کچھ کس نے کیا کہا؟
- (۳) اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟ (۴) اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

نام کتاب :	آئینہ عبرت
تصنیف :	حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب اشاعت :	ذوالحجہ 1430ھ - دسمبر 2009ء
تعداد اشاعت :	3500
ناشر :	جمعیت اشاعت اسلامیت (پاکستان)
	فورسچک فڈنی بازار شہر کراچی فون: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaaateislam.net

پر موجود ہے۔

پیش لفظ

کتاب لہذا آئینہ عبرت جو کہ حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب کی تالیف کردہ ہے اس میں موت سے متعلق بزرگان دین کے اقوال اور چند اہم موضوعات کے تحت واقعات کو تحریر میں لایا گیا ہے، جس کو پڑھ کر موت سے قبل موت کی تیاری اور دنیا و آخرت کو سنوارا جاسکتا ہے۔

جمعیت اشاعت اسلامیت پاکستان مذکورہ رسالہ کو مسلمانوں کی اصلاح کے پیش نظر اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے 188 ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی اس سنی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص و عوام کے لئے نافع بنائے۔ آمین

حکیم سید محمد طاہر نعیمی امرا آبادی

۱۵۰) قبر معروف ابی میں کس نے کیا کہا؟ (۶) قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟
 ۱۵۱) قبریں عذاب کس کس طرح ہوگا؟ (۷) موت کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟
 ۱۵۲) حساب خداوندی کا کیا منظر ہوگا؟ (۸) جہنم و جنت میں داخلہ کیوں کر ہوگا؟
 یہ کتاب گوشت مختصر ہے لیکن بحمدہ تعالیٰ امید قوی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ
 بہت ہی دل گمان نہایت ہی اہمیت آموز اور بے حد برکت انگیز ہوگی۔ اس سبب
 اس مجوسے کو بونہر تعالیٰ آیت شریفہ صبروت کے نام سے ناظرین کرام کی خدمت میں
 نذر کرتا ہوں۔ اور دعا گو کہ خداوند قدوس اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 طفیل میں اس کتاب کو دونوں جہان کی کرامتوں سے شرف اندوز فرمائے۔ اور مجھ
 گنہگار اور میرے والدین و اعزاء و احباب نیز مریدین و متلقین کے لیے اساتذہ کرام
 مشائخ عظام کی برکتوں سے ذخیرہ آخرت و سیر مغفرت بنائے۔ آمین بوجہ
 وهو ارحم الراحمین وما ذا لك على الله يعجز. وهو حسي ولعمرك انك
 وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم
 الدین والحمد للہ رب العالمین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی مفتی محمد
 شاہ کراچی، ضلع اعظم گڑھ
 براؤن شریف
 یکم محرم ۱۴۰۶ھ

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ
۱۰	بوقت وفات کس نے کیا کہا	۲۷
۱۱	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۸
۱۲	حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۹
۱۳	حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۰
۱۴	حضرت ابو عامر اشقری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۱
۱۵	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۲
۱۶	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۳
۱۷	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۴
۱۸	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۵
۱۹	حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶
۲۰	حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۷
۲۱	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۸
۲۲	حضرت سعد بن مناذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۹
۲۳	حضرت مسود بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۰
۲۴	حضرت ابوبکر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۱
۲۵	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۲
۲۶	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۳
۲۷	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۴
۲۸	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۵
۲۹	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۶
۳۰	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۷
۳۱	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۸
۳۲	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۹
۳۳	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۰
۳۴	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۱
۳۵	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۲
۳۶	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۳
۳۷	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۴
۳۸	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۵
۳۹	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۶
۴۰	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۷
۴۱	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۸
۴۲	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۹
۴۳	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۰
۴۴	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۱
۴۵	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۲
۴۶	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۳
۴۷	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۴
۴۸	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۵
۴۹	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۶
۵۰	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۷
۵۱	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۸
۵۲	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۹
۵۳	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۰
۵۴	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۱
۵۵	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۲
۵۶	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۳
۵۷	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۴
۵۸	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۵
۵۹	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۶
۶۰	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۷
۶۱	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۸
۶۲	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۹
۶۳	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۰
۶۴	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۱
۶۵	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۲
۶۶	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۳
۶۷	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۴
۶۸	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵
۶۹	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۶
۷۰	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۷
۷۱	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۸
۷۲	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۹
۷۳	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۰
۷۴	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۱
۷۵	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۲
۷۶	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۳
۷۷	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۴
۷۸	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۵
۷۹	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۶
۸۰	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۷
۸۱	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۸
۸۲	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۹
۸۳	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۰

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۲	نزدیکی سبق	۹۳	جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہوگا
۹۸	دربار خداوندی میں حساب کس طرح ہوگا	۹۴	جہنم کے قیدی جنت کے مہمان
۹۹	چند آیات کریمہ		نزدیکی ہدایات

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۱	حضرت یزید بن زکریا علیہ الرحمۃ	۸۱	قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟
۸۲	غیر خوف میں کس نے کیا کہا	"	"
"	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	"
"	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	"
۸۳	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۳	قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا؟
۸۴	حضرت ابو سعید بن ابی جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۴	پانچ صدیقین
۸۵	حضرت فران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵	موت کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟
"	حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	"
۸۵	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵	یہاں ثواب کی اصل
"	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ	۸۸	حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت ناکب بن دینار علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت عاتق امیر علیہ الرحمۃ	"	حضرت نافع علیہ الرحمۃ
۸۹	حضرت سری سقطی و عطاء سلفی علیہما	"	حضرت بشر بن منصور علیہ الرحمۃ
"	الرحمۃ	"	حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ
۹۰	حضرت صالح بن خدیج علیہ الرحمۃ	"	حضرت محمد بن احمد رازی علیہ الرحمۃ
"	حضرت طاہر بن علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو تقیہ علیہ الرحمۃ
۹۱	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ	"	حضرت محمد بن طوسی علیہ الرحمۃ
"	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ	"	حضرت بشار بن غالب بخاری علیہ الرحمۃ

۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا بیان ہے کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض وفات کے آخری دن بے ہوش ہو گئے تو میں نے
دوستہ سے کہا کہ اے میرے بھائی پر حبیب سخت مرض کا حملہ ہو گیا۔ میرے یہ الفاظ سن
کر آپ ہوش میں آ گئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کس دن وفات پائی تھی؟ میں نے کہا کہ دو شعبہ کے دن پوچھا آج کو کون دن ہے؟ میں نے
کہا کہ دو شعبہ ہے۔ تو فرمایا کہ میری موت آج ہی دن رات کے درمیان ہوگی۔ پھر فرمایا کہ
بیٹی! میرے بدن پر بیماری کی حالت میں جو کچھ ارہا ہے۔ اس میں نہ مظران کے کچھ داغ
دیجئے ہیں۔ اس کو دھو کر اندھو سے دھو کر لے اور ملا کر انہیں تین کپڑوں کو لپیٹ کر بنا
تو میں نے کہا کہ تو بھلا کچھ ہے۔ تو اپنے فرمایا کہ کیا کپڑا تو دھو کر لے آتی ہے۔ کئی تو مردہ کے
گلے، منترے اور پپ کے لیے ہے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میری بیوی ام سلمہ بنت ابی بکر
کو غسل دیں۔ اور میرے فرزند عبدالرحمن غسل دینے میں میری بیوی کی مدد کریں۔ مجھے
یہ منظور نہیں ہے کہ ان دھکے کو کئی تیسرا میرے گلے بدن کو دیکھے۔
(انساب الاعلام ج ۲ ص ۱۱۱)

پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان یا نشین اور غلیظہ مقرر فرمایا۔ لوگوں
نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ نے اسے سخت مزاج آدمی کو غلیظہ بنا دیا۔ آپ خدا کو
کیا جوب دیں گے؟ تو کہنے لگے کہ میں خداوند تعالیٰ سے بھی کہوں گا کہ میں نے تیرے
بندوں پر ایک بہترین شخص کو غلیظہ بنا دیا۔ پھر میرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے
صلے ملا کر کچھ دھوئیں اور نعشیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی آپ کی وفات ہو گئی
وقت وفات آپ اس اہمیت کو تلاوت فرما رہے تھے کہ۔

وَجَاءَتْ سَكَنُكَ الْفَتَاتِ بِالْخَتِ د۔ اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ

ذاتِ مہمکت و خلیفہ تہجید۔ دہی ہے جس سے تو بھاگ تھا۔

(بارہ ۲۶۔ سورہ قیامت ۱۱۹)

آپ کی وفات ۲۲ جمادی الاخریٰ ۳۵ ہجری میں بمقام مدینہ منورہ ہوئی
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور وہ منورہ میں حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلے مبارک میں آپ مدفون ہوئے۔ وقت وفات آپ کی
عمر شریف تیس سو سال تھی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۱)

جب لوگ آپ کا قدرس جنازہ لے کر جڑہ منورہ کے پاس پہنچے لوگوں نے عرض کیا
کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ عَلٰی سَلْوٰتِكَ اِنَّ رَسُوْلَكَ وَ اٰلَكَ وَ سَلْوٰتَكَ
بِیَدِیْہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ
اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ اَمَامُہِمْ
اَمَامُہِمْ a

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ناز فرما کر اپنے لیے منظر پر کھڑے
ہوئے اور کچھ عرصہ کی کہ بائیں چاک فرمادو اور کچھ عرصہ سے منظر رکھتا تھا عاف
سے نکل کر آپ کے شکر میں غمر ہوا۔ اور جھگڑتے ہوئے تیرا دوسرے غازیوں کو بھی غمر ہوا
دیا۔ جن میں سے ڈو آدمی شہید ہو گئے۔ ایک غازی نے اور کچھ عرصہ کو کچھ لیا تو اس
نے اپنے کو بھی غمر ہوا کر خوش کر لیا۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منظر
پر بار کھڑے ہو کر غمر ہوا۔ زخمی ہوئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صیافت فرمایا کہ
میرا قاتل کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ابو کبشہ عجمی تو آپ کی زبان مبارک سے الفاظ نکلتے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ سَبَبًا فِیْ حَقِّکَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ سَبَبٍ فِیْ حَقِّکَ
بِسَبَبٍ فِیْ حَقِّکَ۔ موت کسی مرد مسلمان کے ہاتھ سے نہیں بنائی
پھر لوگ آپ کو اٹھا کر مکان پر لائے اور آپ کو کچھ کا شربت پلایا گیا تو وہ شکر

سے باہر نکل پڑا۔ پھر وہ دو چٹایا گیا تو وہ بھی شکم کے سائستہ باہر نکل آیا۔ پھر طبیب نے کہہ دیا کہ امیر المومنین! اب آپ وصیت کر دیں۔ کیونکہ اب آپ کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ مکان آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور لوگ آپ کی مدد و ثنا کر رہے تھے۔ آپ نے منکر فرمایا کہ میری قوم ہی تنہا ہے کہ میرا درد و غلغلا برابر برابر ہو جائے۔ اے مکان مجھے کوئی خواب ملے۔ نہ کوئی سوانحہ پر پھر آپ نے اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن عمر کو پاس بٹھا کر اپنے قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں ہدایتیں فرمائیں۔ اور ان کو حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روضہ منورہ میں دفن ہونے کی اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ جب حضرت عبداللہ حضرت بی بی عائشہ کے پاس پہنچے تو وہ مدد ہی نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ روضہ منورہ کے اندر ایک قبر کی جگہ ہے جس کو میں نے اپنے لیے رکھا تھا۔ مگر آج میں حضرت عمر کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ نے واپس ہو کر اجازت کی درخواستی مسالہ قاضی امیر المومنین نے خوشن ہو کر فرمایا کہ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِذَٰلِکَ شَکِّیْ اَوْ اَحَقَّ فَدَسْکَ یَیْہُ عَرَبَہُ کَ اَمَّ سَہْ رَہْہُ کَ
کوئی دھری چیز میرے لیے اہم نہ تھی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میرے انتقال کے بعد میرا جنازہ لے کر تم لوگ پھر حضرت بی بی عائشہ سے دوبارہ اجازت طلب کرنا۔ اگر وہ اجازت دی تو مجھے روضہ منورہ میں دفن کرنا مدد تم لوگ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون کر دینا۔

اس کے بعد لوگوں نے امر کیا کہ اسے امیر المومنین آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کام کے لیے ان چھ آدمیوں سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا جن سے حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہی ہو کر دنیا سے تشریف لے گئے۔ اور وہ چھ آدمی یہ ہیں: ۱۔ حضرت علی (۱) ۲۔ حضرت عثمان (۲) ۳۔ حضرت زبیر (۳) ۴۔ حضرت طلحہ (۵) ۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص (۶) ۶۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ان میں سے اس کو جس پر

مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے خلیفہ بنایا جائے۔ خلیفہ بنائے جانے کے وقت میرا پوتا عبداللہ بھی حاضر رہے گا۔ مگر خلافت کے مسائل میں اس کا کوئی حصہ اور دخل نہ ہو گا۔ پھر آپ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے لیے یہ وصیت فرمائی کہ وہ ہاہرین اولیٰ کے اعزاز و اکرام کا خاص سبب خیال و لحاظ رکھے اور انصار کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرنا رہے۔ اور شہریوں کے ساتھ بھلائی اور بیباکیوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرے۔ اور زمینوں کا خاص طریقے سے خیال رکھے۔ اور ان سب لوگوں کے بارے میں کچھ قرینہ کلمات بھی فرمائے۔ پھر فرمایا آپ کا وصال ہو گیا۔ حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جہوں مدفون ہوئے۔ برت فوات آپ کی عمر تیرہ سال تھی۔ آپ نے ۲۶ ذی الحجہ ۳۵ چہار شنبہ کو زخمی ہو کر تین دن بعد دس برس چھ ماہ چار دن خلیفہ رہ کر ۲۹ ذی الحجہ کو وفات پائی۔

ادیعکم رحمکمہ دفون ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(امیاد العلوم ج ۲ صفحہ ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷ و ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱ و ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵ و ۱۳۸۶ و ۱۳۸۷ و ۱۳۸۸ و ۱۳۸۹ و ۱۳۹۰ و ۱۳۹۱ و ۱۳۹۲ و ۱۳۹۳ و ۱۳۹۴ و ۱۳۹۵ و ۱۳۹۶ و ۱۳۹۷ و ۱۳۹۸ و ۱۳۹۹ و ۱۴۰۰ و ۱۴۰۱ و ۱۴۰۲ و ۱۴۰۳ و ۱۴۰۴ و ۱۴۰۵ و ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷ و ۱۴۰۸ و ۱۴۰۹ و ۱۴۱۰ و ۱۴۱۱ و ۱۴۱۲ و ۱۴۱۳ و ۱۴۱۴ و ۱۴۱۵ و ۱۴۱۶ و ۱۴۱۷ و ۱۴۱۸ و ۱۴۱۹ و ۱۴۲۰ و ۱۴۲۱ و ۱۴۲۲ و ۱۴۲۳ و ۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۶ و ۱۴۲۷ و ۱۴۲۸ و ۱۴۲۹ و ۱۴۳۰ و ۱۴۳۱ و ۱۴۳۲ و ۱۴۳۳ و ۱۴۳۴ و ۱۴۳

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى تَارِخِي كَذَلِكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ
لَا تَسْعَا دَعَا وَالْخَيْرُ مَعَ الظَّالِمِينَ
لَا تَجْعَلْ عَمَلًا
اسی مضرب کے بعد فرمایا آپ کی شہادت ہو گئی۔ اور آپ نے کلمہ الحق کا اعلان کرتے ہوئے۔ ۱۰۔ عمر مسلمہ کو کہا میں تمام شہادتیں عرض فرمایا (احیاء العلوم ج ۴ ص ۵۷۸)

۸۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب سب صحابہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قربت کی بیماری میں وفات کے قریب ہو گئے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھے شفاء تو لوگوں نے مسند کے سہارے آپ کو ٹھایا۔ اور آپ نے یہ کلمہ تَجْعَلُكَ اللَّهُ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ پڑھتے رہے۔ اور اترتے اترتے رہے۔ پھر یہ دعا مانگی
يَا رَبِّ ادْعُو الشَّيْخَ الْقَاصِمَ
وَكَا الْقَلْبَ الْقَاصِمَ - اللَّهُمَّ
أَكْبَلِ الْعُتْرَةَ وَاعْصِرِ الزُّكَّةَ
وَعَلَّكْ يَحْيِيكَ عَلَى مَنْ لَوْ
يَذُجْ عَلَيْنَا وَكَوْشِيَتْ
يَا كَلْبُ يَتَا لَتَ
اسے میرے رب! گناہگار اور سخت دل بڑھے
پر رحم فرما۔ گناہوں کو معاف فرما دے اور لغزشوں
کو بخش دے۔ اپنے علم کے ساتھ اس شخص
سے برتاؤ فرما جس نے میرے سوا کسی
سے کوئی امید نہیں رکھی۔ نہ میرے سوا کسی
دوسرے پر کوئی بھروسہ کیا۔

پھر فرمایا کہ مجھے مثل دینے کے بعد شاہی خزانہ سے وہ دو مال نکالنا جس میں حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس اور آپ کے مقدس بالوں اور ناخنوں کا تراشہ محفوظ ہے
ان مقدس بالوں اور ناخنوں کو میری آنکھوں، میرے منہ، اور ناک اور کانوں میں رکھ دینا
اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس میرے بدن پر لکھنے کے بعد کھ دینا اور
پھر مجھ کو قبر میں لانا کہ مجھے ارحم الراحمین کے پروردگار دینا۔
محمد بن عقبہ کا بیان ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت وفات

آپسٹا، تو آپ نے بڑی حسرت کے ساتھ یہ فرمایا کہ۔
يَا كَيْتِي مَخْشِي وَجْهَكَ وَنَحْنُ قُتَيْبِي
يَدِي كُوفِي تَارِيخِي كَذَلِكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ
هَذَا الْاَمْرُ شَيْئًا
اے کاش میں تویش کا ایک مرد ہوتا جو
مقام "ذی طہری" میں رہ جاتا۔ اور سلطنت
کے معاملہ میں کسی چیز کا میں ذیابہ نہ ہوتا۔

اس کے بعد آپ کا روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ وفات کے وقت آپ کا فرض عمر ۶۰
وشتی میں موجود نہیں تھا۔ اس لیے متحاکم بن نفیس نے آپ کے کفن و دفن کا انتظام کیا اور اسی
نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (اکمال ص ۱۷۱ احیاء العلوم ج ۴ ص ۵۷۸ و ۵۷۹ ج ۴ ص ۵۷۸)

۹۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب
مرض الموت میں سخت علیل ہوئے تو یہ دعا
بار بار مانگنے لگے کہ۔

اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں دنیا اور جس عمر سے اس لیے محبت نہیں کرتا
تھا کہ بہت زیادہ نہریں بنواؤں۔ اور بہت سے باغ لگاؤں بلکہ میں تو
اس لیے جس عمر کا بھگتا رہا تھا کہ میں (دروازہ رکھ کر) سخت پیاس کی مشقت
برداشت کروں۔ اور مصیبت جھیلنا ہوں۔ اور ذکر کے حقوق میں غلام کی
جھلسوں کے اندر بھجوں میں بیٹھا کروں۔

پھر جب ان پر جانگاہ کا عالم طاری ہوا۔ اور نرسہ کے عالم میں ان پر شدید کرب و
بے چینی نمودار ہوئی۔ تو ان کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ۔

رَبِّ مَتَا أَخْتَفَتْ حُجْرَتِي
خَفْتُكَ فَتَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ
إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ قَلْبِي
مُجِبُّكَ
میرے رب! میری چھپنے والی جگہ تو کسی نے بھی میرا
چھپنے نہیں گھونٹا تھا۔ لیکن میں تیری عزت کی
قسم لیا کرتا ہوں کہ تجھے خوب معلوم ہے
کہ میرا دل تجھ سے محبت رکھتا ہے۔

اس کے بعد فوراً ہی آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کا سال وفات ۱۲۵ھ ہے بوقت وفات آپ کی عمر شریف ۷۷ برس کی تھی (اکمال سنہ داسد القاب ج ۲ ص ۱۲۹)

۱۳۔ حضرت مشور بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی ہیں۔ ان پر غوف الہی کا اتنا غلبہ ہوتا تھا کہ کسی آیت کو سنتے تو ان کی آنکھیں نہ جلتی تھیں اور کئی دن تک بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قبیلہ غنم کا ایک تاری کیا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ تَحْمِلُونَ الْقِسْمَ اثْنَيْ اِلَى الْاَرْضَيْنِ وَحَدَاہُ وَتُسَوِّی الْمُنْفَرِقَيْنِ اَلَا یَعْلَمُونَ وَکَانَ یَعْلَمُ اَسْ دُنْ کُوَیَادُکُمْ۔ جبکہ ہم متقیوں کو جہان بنا کر عین کے دو باہر میں جمع کریں گے اور مجرموں کو ہانک کر جہنم میں پیلا سائے بائیں گے۔ تو اس آیت کو سنا کر آپ نے کہا کہ اے آپ کو پھر پڑھ چنانچہ تباری نے دوبارہ اس آیت کو پڑھ کر آپ نے ایک زوردار چیخ ماری۔ اور فوراً ہی آپ کی مدح اقدس عالم بالا کو بردار کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۹۱)

۱۴۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی ہیں مشہور مدینہ منورہ کے معرکہ فاحق العظیم کے وجہ خلافت میں فتح کیا۔ اور رسول وہاں کے گورنر بنے انکی دانائی اور بہادری کے واقعات سے تاریخ کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر اپنے بیٹوں کے منہ دونوں کی طرف حقیقت کے ساتھ دیکھا جو انشرفوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اور فرمایا کہ۔

”کلن ہے جو ان منہ دونوں کو سے گا، کاشیں ان منہ دونوں میں انشرفوں کی جگہ ہا فندوں کی سیکنیاں بھری ہوتیں۔“

اتنا کہا اور فوراً آپ کی مدح پرمودا کر گئی۔ آخری سانس تک آپ کے ہوش و حواس قائم رہے۔ اور آپ گفتگو کرتے رہے (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۹۱)

۱۵۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی ہیں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ دست بستہ جنگ کی بشیر بنے حضرت عبیدہ کبھی طرح زخمی نہ کیا۔ کدہ زخموں کی تاب نہ لاکر زمین پر بیٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے اور آگے بڑھ کر شہید کا زخم کھل کر دیا۔ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پٹے کا ندھے پر اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے۔ ان کی پٹلی چور چور ہو گئی تھی۔ اور نبی کا گودا بہرہ ربا تھا اس حالت میں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں شہادت سے محروم رہا؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ مگر انہیں یکدم شہادت سے سر راز ہو گئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر آج میرے اور آپ کے چچا ابوطالب زندہ ہوتے تو وہ مان لیتے کہ ان کے اس شعر کا مصداق میں ہوں کہ

وَقَدْ لَمْ نَحْشِ لَمْ نَحْشِ لَمْ نَحْشِ حَوْلًا

وَقَدْ لَمْ نَحْشِ لَمْ نَحْشِ لَمْ نَحْشِ حَوْلًا

یعنی ہم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت دشمنوں کے حوالے کریں گے۔ جب ہم لڑا تو ان کے گرد پکھا ڈیوے بائیں گے اور ہم چلنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔

آپ نے یہ کہہ کر فوراً ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ (ابوداؤد ج ۲ وفات نبی ص ۱۲۱)

۱۶۔ حضرت سعد بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی ہیں ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ان کے ہاتھ جنگ آمد کی میدان میں حضور کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے ہیں حضرت سعد بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کی تسمیہ میں نکلا تو میں نے ان کو مسکرات کے عالم میں پایا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ۔

تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا سلام کہہ دیتا۔ اور اپنی قوم
والفلس سے میرا سلام پہنچا کر یہاں سے لوٹا کہ جب تک تم میں سے ایک آدمی
مجھ زندہ ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک لکڑیاں پہنچ گئے۔ تو
نہا کے دربار میں تمہارا کوئی وفد بھی قابل قبول نہ ہوگا۔

آپ نے یہ کہا اصرار کے بعد چار روز گزر گئے۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے باہر گاہ رسالت
میں آکر ان کا سلام عرض کیا۔ اور انصار کو ان کا پیغام سنایا۔ (حدیث ترمذی ۲۵۴۱)

۱۷۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ
سے فرمایا کہ: "اے عامر! کی طرف روانہ فرمادیا۔ وہاں حید بن ابی اسلمہ کا فریضہ ہزار
کی فوج کے ساتھ تھا۔ یہاں کے میدان میں لڑائی ہو رہی تھی۔ اور حید بن ابی اسلمہ کے بیٹے نے
حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک تیر ہلاک کر دیا۔ اور یہ زخمی ہو کر
زمین پر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑ کر آئے۔ اور کہا کہ: "یہاں
مجھے خبر بتائیے کہ آپ کو کس نے تیر ہلاک کیا؟ تو حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انشاء
سے بتایا کہ وہ شخص میرا قاتل ہے۔ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کے
قاتل پر جو شہس یں بھرتے ہوئے دوڑ پڑے تو وہ بھاگنے لگا۔ مگر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ان کو برابر دوڑاتے رہے یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ پھر اپنے چچا حضرت
ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ چچا جان! خدا نے آپ کے
قاتل کو میرے ہاتھ سے چاک کر دیا۔ پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا حضرت
ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو سے وہ تیر کھینچ کر نکالا۔ تو وہ چونکہ نہر میں تھا۔ پھر
ہوا تھا اس لیے زخم سے بھلائے خون کے پانی بہنے لگا۔ اور وہ ٹھکانا ہوئے گئے۔ پھر
انہوں نے اپنے بیٹے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ پر اپنی فوج کا امیر

بنایا۔ اور یہ وصیت لرائی کر۔

تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام
عرض کرنا۔ اور میرے لیے دعا کی درخواست کرنا۔

یہ وصیت کی اور اس کے بعد ہی فوراً ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے فارغ ہو کر میں باہر گاہ رسالت میں حاضر ہوا
اور اپنے مرحوم چچا کا سلام اور پیغام عرض کیا۔ تو حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔
پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھایا کہ میں نے آپ کی دونوں ٹانگوں کی سفیدی دیکھ
لی۔ اور آپ نے اس طرح دعا مانگی کہ:-

یا اللہ! ثواب عامر کو قیامت کے دن بہت سے انسانوں سے زیادہ بلند
مرتبہ بنا دے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا یہ کرم دیکھ کر عرض کیا کہ رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا فرمادے۔ تو حضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ:

یا اللہ! تو عبد اللہ بن ابی قیس (ابو موسیٰ اشعری) کے گناہوں کو بخش دے
اور اس کو قیامت کے دن حشر دہائی جگہ میں داخل فرما۔

(بخاری ج ۲ ص ۲۱۹ غزوہ اوطاس)

۱۸۔ حضرت ذوالجہادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ذوالجہادین
کی شہادت ہوئی۔ نہ وفات ہوئی۔ حضرت ذوالجہادین ایک فریب مہاجر تھے اور اصحاب
مصر میں تھے۔ یہ غزوہ تبوک میں شامی ہوئے۔ اور ان کو ٹھکانا گیا بوقت وفات ان کے
پاس حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تمہا نے بڑی حسرت سے یہ کہا کہ:-

يَتَخَفُ خَلْفَهُ لَنُكَرِهَنَّكَ وَالْمُنَافِقِينَ كَانُوا كَذِبِينَ
 اٹھایا تو آپ نے جند امان سے نہ لڑا کہ اللہ تعالیٰ کو شکر ہے کہ وہ ان کے پیچھے نہ چھوڑے گا۔
 خلیفہ کا دشمنی نہ کرنا۔ اور یہ دعویٰ بھی کر۔

”یا اللہ! میرے قتل کے بعد جماع کو کسی مسلمان پر تاہم نہ دے“

آپ کی یہ دعا مقبول ہو گئی کہ آپ کی شہادت کے بعد صرف پندرہ مدت جماع زندہ رہا۔ اور کئی مسلمان کو قتل نہ کر سکا۔ اس کے پیٹ میں یکسور ہو گیا تھا۔ طیب بدو دار گوشت کی بوٹی کو صاگے میں بانہر کر اس کی قلع میں ڈال ڈالا تھا۔ اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر اس کو نکالتا تھا۔ تو وہ بوٹی خون میں لٹی ہوئی نکلتی تھی۔ اور ان پندرہ راتوں میں جماع کبھی سر نہیں سکھایا کہ وہ گھونٹے ہی وہ خواب دیکھتا کہ حضرت سید بنی مجیر اس کی ماہنگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں۔ پس ان کو کھل جاتی۔

یہ بھی مقبول ہے کہ حضرت سید بنی مجیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے اس قدر زیادہ خون نکلا کہ جماع اور حاضرین حیران رہ گئے۔ جب طیب سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے مگر حضرت سید بنی مجیر کو کچھ ہلکا ہلکا ہی بے خوف تھے۔ اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا۔ اور اس قدر زیادہ خون نکلا کہ سردار دار خون سے بھر گیا۔

(دکان فی احوال اہل مشاء و طہارت شروانی و تہذیب الہندیہ)

آپ نہایت ہی اہل علم و عمل بزرگ تاجی

۲۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ

اور نہ ان کے خلاف کسی قبرست میں

خلیفہ عادل کے قہر سے مشہور ہیں۔ آپ روزانہ نماز ادا کرتے تھے کہ اسے اللہ

میری موت کو مجھ پر آسان کر دے۔ چنانچہ ان کی بیوی طاہرہ بنت عبد الملک کا بیان ہے کہ

ان کی وفات کے وقت میں ان کے غیر سے نکل کر مکان میں بیٹھ گئی تو میں نے ان کو یہ

یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا کہ
 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرَ الْغَوٰیۃِ وَاَنْتُمْ عٰلَمُوْنَ
 لَا تَتَّبِعُوْنَ اَمْرَ الْغَوٰیۃِ وَاَنْتُمْ عٰلَمُوْنَ
 کی بھلائی پر ہرگز گامزن نہ کیے گئے۔

(پ۔ ۲۰۔ حکمت۔ آیت۔ ۲۸)

اس کے بعد وہ بالکل ہی پر سکون ہو گئے۔ نہ کچھ غم نہ کوئی حرکت کی۔ تو میں نے
 نوشی سے کہا کہ دیکھ تو خلیفہ کا کیا حال ہے! وہ دوزخ کو گئی تو آپ وفات پا چکے تھے اور
 بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زمین وفات کے وقت آپ نے فرمایا کہ مجھے جہاد جب لوگوں
 نے نہیں بٹھایا تو بیٹھ کر انہوں نے یہ کہا کہ۔

یا اللہ! تو نے مجھے باتوں کا حکم فرمایا تو میں نے کوتاہی کی اور تو نے مجھے

کہا کہ توں سے منع فرمایا تو میں نے نافرمانی کی۔ تین مرتبہ یہی کلمہ پڑھ کر طبع رخصا

اور نظر سنا کر دیکھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ کی دیکھ ہے ہیں! تو آپ نے فرمایا

کہ میں کچھ بے پردہ لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو نہ افسان ہیں نہ جن۔ یہ کہا اور

ان کو دوسرا پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۵۷)

اور بعد میں صحت کیسے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز کی وفات کا وقت بالکل ہی
 قریب آن پہنچا تو انہوں نے ہر شخص کو گھر میں سے نکل جانے کا حکم دیا۔ تو سارا اہل ان کی
 بیوی طاہرہ دعوت سے پریشان ہو گئیں۔ تو انہوں نے سنا کہ آپ بلند آواز سے کہہ رہے ہیں کہ

مرحبا خوش بختیہ میدہے ان چہروں کے لیے جو نہ آدمی ہیں۔ نہ جن۔ پھر یہ

آیت پڑھی۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرَ الْغَوٰیۃِ وَاَنْتُمْ عٰلَمُوْنَ

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْنَ اَمْرَ الْغَوٰیۃِ وَاَنْتُمْ عٰلَمُوْنَ

پھر لوگوں نے گھر میں داخل ہو کر دیکھا کہ آپ وفات پا چکے تھے۔ تاریخ الفوائد ۱۳

۲۲۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ | آپ نے وقت وفات اپنے شاگرد خاص یحییٰ بن عیسیٰ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سنو۔

اَلْعَبْدُ الْيَقِيْنُ فِيْ اَمْتِهَاتٍ وَ اَبْنِيْ وَ اَمَاتٍ وَ اَخِيْ۔

یعنی اُس خدا کے لیے محمد ہے جس نے میں کو بھی خوشی دے کر سنایا اور
کبھی غم دے کر دلایا۔ ہم اسی کے حکم سے زندہ رہے۔ اور اسی کے حکم
پر جان قربان کرتے ہیں۔

یاد رکھو کہ میں کسی مسلمان کو شریعت کا ایک مسئلہ بتا کر اس کے اعمال کی
اصلاح کر دینا یا کسی عالم سے ایک مسئلہ پوچھ کر اپنے اعمال کی اصلاح
کر لینا ایک سوچ اور ایک سوجھ بوجھ سے بہتر سمجھتا ہوں۔

اس کے بعد آپ کی آواز باطل دیجی پھر مٹی اور پھر آپ کا وصال ہو گیا ایک کاسال
پیدا فاش مسلمان اور وفات کاسال مضاعف ہے اور قبر شریف جنتہ البقیع مدینہ منورہ میں
ہے۔ (اکمال و طبقات شریفی۔ داستان المعشوقین)

۲۳۔ حضرت امام یوسف علیہ الرحمۃ | آپ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے جلیل
القدر شاگرد، اور حنفی اصول و شریعت کے بانی
کی حکومت کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) رہے، آپ کے نقائص و مناقب بہت
زیادہ ہیں۔ مین وفات کے وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے گئے کہ۔

کاش میں اپنی اسی میری کی حالت میں متاخر و شرم میں میری حالت تھی
اور میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا ہندہ قبول نہ کرتا۔ ابھی! تو خوب
جانتا ہے کہ میں نے کبھی جان بوجھ کر کوئی حرام کام نہیں کیا۔ اور نہ کبھی
کوئی دہم حرام کا کھایا۔

مین وفات کے وقت یہ کہہ کر آپ کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد آپ کی آواز نہ سنی گئی

وفات سے پہلے آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ میرے مال میں سے چار لاکھ درہم کو مکرمہ اور
مدینہ منورہ اور کوفہ بغداد کے محتاجوں کو دے دیا جائے۔

(شذات الذہب لابی حامد میرۃ الشمان وغیرہ)

۲۴۔ حضرت امیر ایم نعمتی علیہ الرحمۃ | یہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے دادا
استاذ اور کوفہ کے استاذ الفقہاء ہیں عبادت
ریاضت اور عرف الہی میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ یہ اپنی وفات کے وقت
روئے نگے تو کسی نے رونے کا سبب پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ:-

میں اللہ تعالیٰ کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری
سنائے یا جہنم کی وعید سناتا ہے۔

یہ کلمات زبان مبارک سے نکلے۔ اور آپ کا وصال ہو گیا (ایضاح المصومین ج ۱ ص ۱۴۱)

۲۵۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ | حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے
بہت ہی محبوب اور محب شاگرد و رشید ہیں عبادت و ریاضت اور بندہ و تقویٰ میں بھی آپ

کا مرتبہ بہت اعلیٰ ہے۔ ان کو ان کے والد کی میسرش سے بہت کثرت دولت ملی تھی۔ اور
ہمیشہ بہت نان و نعمت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور بہت ہی نفاست پسند میر کرتے تھے۔

وقت وفات انہوں نے اپنے غلام مدغزو سے کہا کہ تم مجھے ہستہ سے اٹھا کر زمین پر
رکھ دو اور میرے سر پر خاک ڈال دو۔ تو مدغزو بڑا اچھے لڑکا تھا کہ تم بد کیوں نہ
ہو تو مدغزو نے مدغزو کی اس سے سوسے مولیٰ ایمانے تمام عمر آپ کی نان و نعمت میں زندگی بسر
کرتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور موت کے وقت آپ ایک مسکین پھر مٹی کی طرح مرنے کا خیال
رکھتے ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے غلام سے وعدہ کیا تھا کہ اسے شہر تو لے
انفاد کی زندگی اصلاح و کھت مطالعہ پر رہنے لے لایا کہ صرف ایک مرتبہ مجھ کو

کھڑکی کی تھکنیں کرنا۔ اور پھر جب تک میں کوئی دوسری بات نہ بولوں وہ بارہ بجے تھکنیں نہ کرنا۔ چنانچہ نصر نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے آگے کھڑکی اور بستے۔ اور یہ آیت تلاوت کی لیوٹیل لڈا اَلْبَيْتُ الْمُنَوَّرُ یعنی ان بیسوں تھکنوں کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ پھر ایک دم ان کا فائز روح عالم بالا کو پرواؤں کر گیا۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ صفحہ ۴۹۴)

۲۶۔ حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمۃ | آپ بڑے بڑے دنیاوی محرمین کے شاگرد اور عبادت کا شرف اور ذہن و تقویٰ میں بھی آپ اپنے نمائندے کے بہت ہی مشہور و ممتاز عابد و زاہد ہیں۔ بوقت وفات جاگن کے عالم میں آپ بلبا کر دے گئے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے اس پر پہنچے ہوئے جھوٹی آواز میں فرمایا کہ: میں اپنے کسی گناہ یا اور کسی وجہ سے نہیں روتا ہوں بلکہ صرف اس خیال سے مجھے رونا آگئی۔ کہ میں نے بہت سی باتوں کو سمجھ لی اور حقیر سمجھا تھا مگر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی باتیں تھیں۔ تو میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں ان باتوں پر میری پکڑ نہ ہو جائے۔ اتنا کہا اور فوراً ہی ان کی وفات ہو گئی (ایجاد العلوم جلد ۴ صفحہ ۴۹۴)

۲۷۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | آپ کی ملی عبادت شان محتاج بیان نہیں آپ کے صفات ماناں ہیں۔ مفصل احوال ہماری کتاب "ادبیات مال الہیہ" میں پڑھے۔ امام مرنے کا بیان ہے کہ میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا اور میں نے حیا یافتہ کیا کہ اسے ابو عبداللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے مرنے کی سسٹنیرا میں وقت یہ مالی ہے کہ۔

میں دنیا سے جا رہا ہوں۔ اور دوستوں سے جدا ہو رہا ہوں اور اپنے برے اعمال سے عاقبات کرنے والا ہوں۔ اور صحت کا پالہ پینے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دیہار میں حاضر ہونے والا ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ میری روح جنت میں جائے والی ہے یا کہ میں اس کو مبارکباد دوں یا جہنم میں جائے والی ہے تاکہ میں اس کی تعزیت کر دوں۔

پھر آپ ان اشعار کو نہایت ہی زور و خیز اور پردہ آواز میں پڑھنے لگے کہ
 فَلَمَّا قُنِيَ فَلْيَنْ وَصَافَتْ وَدَّ اِجْنِي جَعَلْتُ وَجِلِّي تَحْوَ عَفْوَكَ سَلَكَا
 اور جب یہ قول نعت ہو گیا اور پھر راتے ننگ ہو گئے تو میں نے اپنی امید کو تیرے عفو کی جانب پر عمل بنایا
 فَمَا فَلْيَنْ دَخَلِي فَلَمَّا قَرَرْتُ سَلَكَا يَعْنِي لَكَ رَقِيهَ كَانَ عَفْوَكَ اَعْظَمَا
 مجھے پنا گناہ بڑا معلوم ہوا۔ لیکن جب میں نے تیرے عفو سے اس کا موازنہ کیا تو تیرا عفو بڑا نکلا
 لَمَّا رَلَكَا اَعْظَمَا عَفْوَكَ الدَّخِلُ لَوْ تَزَلُ تَجُودُ وَتَعْفُو مِثْلَكَ وَتَكْفُرُ مِثْلَا
 تو میری گناہوں کو معاف کرنے والا ہوا۔ اور تو ہمیشہ ہی عفو کرتا رہا اور معافی دیتا رہا اپنے ہی احسان و کرم سے۔

مذکورہ بالا تقریر و اشعار کے بعد ہی آپ کا انتقال پر طالع ہو گیا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ صفحہ ۴۹۴)
 ۲۸۔ حضرت ابوبکر بن علی اشعش علیہ الرحمۃ | بڑے پائے کے محدث اور بے حد بارشاد وقت اور اس کے گورنروں کو نصیحت کرنے میں بڑے بے خوف اور نڈر تھے اپنی وفات کے وقت اپنی رزاقی اور لڑکے سے فرمایا کہ۔

میری پیاری بیٹی! تم کیوں ڈرتی ہو؟ کیا تم اس سے ڈرتی ہو کہ تمہارے باپ کو ظلم دیا جائے گا؟ اسے فوراً نظر انداز کیا کہ خبر میں نے اپنے مکان کے اس ایک کونے میں ۴۴ ہزار مرتبہ قرآن مجید تم کیلئے۔ (تہذیب التہذیب و نووی)

بیٹا مرادیم! پہلے سے آپ نے زندگی بھر کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا ہے اور میں برس سے مسلسل میں ایک ختم موزن نے قرآن مجید پر حصار لے ہوں۔ خبردار۔ اس کا پتہ ہمارے گھر کے دروازے پر لگا ہوا کام مٹ کر گیا کیونکہ اس کا پتہ لگانے پر میں نے بدھ ختم قرآن مجید پر حصار ہے۔

یہ تقریر غم کرتے ہی جمادی الاولیٰ میں اسی آپ کا وصال ہو گیا، دقوی علی السلام۔

۲۹۔ حضرت عمر بن حسینؓ حجی علیہ الرحمتہ یہ بحث کبیں اور مدینہ منورہ کے تاحفی
بجاء چکے ہیں حضرت امام باک کا قول
ہے کہ بہت ہی عبادت گزار تھے۔ اور ایک ختم شدہ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے ان کی
فطانت کے وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ خیر درج کے وقت ان کی زبان
سے یہ آیت سنی گئی لیسٹن هذا نکتۃ علی النبیون ؑ الانا مین فستوں کے لیے عمل کرنے
واؤں کو مل کر تا چاہیے جیسے اس آیت کہا نہیں پڑھا فدای آپ کا ظاہر درود
قص منقری سے پرداز کر گیا۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ)۔ (تہذیب الہندیہ)

[illegible]

۳۱۔ حضرت ابو الزرّہ علیہ الرحمۃ
آپ علم حدیث کے شہسود امام اور اس میں
حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہم مرتبہ مانے
گئے ہیں۔ ایک بار حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میرے علم میں صحیح حدیثوں
کی تعداد سات لاکھ ہے۔ ابو الزرّہ عجمانی ہی میں چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ ہو چکے تھے
آپ کے مرض الموت میں سکرات موت اور باطنی کے عالم میں بہت سے محدثین حاضر تھے۔
لوگوں کو خیال آیا کہ آپ کو کچھ طبیعت کی تحقیق کرنی چاہیے۔ مگر حضرت ابو زرعہ کی حالاتِ شان
کے کسی لمحے کی بہت باتیں ہوتی تھیں۔ آخر جب لوگوں نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تفتیق والی
حدیث لاتکر رکھا جائے تاکہ ان کو یاد آجائے پھر چند محرمین سلم محدث نے ابتداً
ابو مسند پر عرض کی کہ قَدْ ثَبَّحَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ سَخْلِكُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَعْفَرٍ اَتَاكُمْ رُكَّه
رہے اسے ان کا زبان بند ہو گئی اس پر ابو زرعہ نے جانچی کے عالم میں روایت شروع کر
دی کہ قَدْ ثَبَّحَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَخْلِكُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَعْفَرٍ
عَنْ مُطَاعٍ بْنِ يَحْيٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لِخَوْفٍ مَلَكٌ وَهُوَ
ذَلِكَ الْإِسْلَامُ۔ اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ ان کی وفات ہو گئی پوری حدیث یوں سے
کہنی کافی آجوش مجاہد کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَدَلَ الْمُجْتَمِعَةُ یعنی جس کی زبان سے مرتے
وقت آخری کلام کی اللہ وَاك اللَّهُمَّ... نکلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ۳۲۔ حرم میں آپ

کو مال ہوا۔ (تذکرہ الحفاظ)۔ و ہندی رب الہندی بد و غیرہ)

۲۱۔ حضرت یثیم بن جلیل علیہ الرحمۃ

یہ حدیث میں حضرت امام ہمام درود و کھڑکیں
کرم کے نامور شاگردوں میں ہیں۔ نہایت
مشفق اور اخلاقی وجہ کے عابد زاهد تھے۔ حضرت سفیان بن محمد مصیسی کا بیان ہے کہ میں
یثیم بن جلیل کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ وہ سکران موت میں تھے اور قبر بردہ لینے
جستے تھے۔ گوشت نے ان کو مارد اور لعا دی تھی۔ اور دم نکلنے کے انتظار میں تھے۔ اسی

پھر پڑا بیسٹ کر لیک سروہ کو نہلائے جا رہا تھا۔ تو غلیظہ عبد الملک نے کہا کہ کاش میں بھی ایک خصال ہوتا۔ اور اپنے باغی بی بی کو لائی روٹنا نہ کھاتا۔ اور میں حکومت دینا کے کسی معاملہ کا دانی نہ بنتا۔ جب صوفی ابوہامزہ رحمتہ اللہ علیہ کو غلیظہ عبد الملک کے اس مفورہ کی خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ جب ان بادشاہوں کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ لوگ جیسے حال کے قنا کر رہتے ہیں۔ اور جب ہم لوگوں کی موت کا وقت آتا ہے تو ہم لوگ ان بادشاہوں کے حال کی نمائندگی کرتے۔

۲۵۔ حضرت خلیفہ بارون رشید علیہ الرحمۃ
 یہ آیت اس نے تلاوت کی اور فرمایا اے اس کا دم نکل گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۴۷)
 غلام نے سزا میں میں غلیظ ہوا
 رشید جس شان شوکت اور رب و
 دہر کا بادشاہ گزرا ہے تاریخ دان حضرت پر پر رشیدہ ہیں جس مدہ موت کے وقت
 اپنے لکھن کو اٹ پٹ کر بلد بارو کی کھٹا تھا اد یہ آیت پڑھتا تھا کہ
 مَا أَصْحَبِي حَقِّي مَا يَأْتِيهِ هَذَا
 حَقِّي سَلَامًا يَبْدُو
 یہ ہے اللہ نے مجھے کوئی نفع نہیں دیا۔
 میری بادشاہی ہلک ہو گئی۔
 اے آیت کریمہ سے پڑھنے اس کی جان نکل گئی (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۴۷)

بھائی! اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا بہت دشوار معاملہ ہے اسے آسان نہ سمجھو۔ میں اسی لیے بے قراری میں بیچ و تاب کھاتا ہوں کہ یہ بہت ہی سنگین اور دشمنی کا معاملہ ہے۔

یہ کہا اور ان کا وصال ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۲، ص ۱۸۸)

۳۴۔ حضرت خلیفہ عہد الملک بن مروان علیہ الرحمۃ ایام خلافت میں جسے کوفہ
فیہ صاحب علم اور فیض ہونے سے پہلے بیت جہاد تیار ہی تھا۔ جب اسی کی وفات
کا زمانہ قریب آیا تو اسی نے ایک خیال کو دمشق کے دوسرے پر دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ

۲۵۔ حضرت خلیفہ دارالرشید علیہ الرحمۃ
 یہ آیت اس نے تلاوت کی اور فرمایا اے اس کا دم نکل گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۸۱)
 غلامانہ سب زبانی اس میں غلبہ ہاں ہو
 رشید جس شان شکر اور رب و
 دہر کا بادشاہ گزرا ہے۔ تاریخ دال حضرت پر پوشیدہ نہیں ہیں۔ دہ موت کے وقت
 اپنے لیکن کوٹ پٹن کا بلبار دیگنا تھا اور یہ آیت پڑھتا تھا کہ
 مٹا اٹھنی حقیقی تمنا یہ کہ ملکات
 میرے ماننے لگے کوئی نفع نہیں دیا۔
 حقیقی سلطانیت نہ
 یہی بادشاہی پاک ہو گئی۔

رہی۔ ابن طیفور ترکی طیب نے دہر آلود نشتہ سے اس کی فصد کھولی۔ یہی اس کی موت کا سبب بنا۔ (ایضاد العلوم ج ۳ صفحہ ۲۴۷ تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۴۷)

یامَنُ لَا يَكْفُلُ مَلَكُهُ اِنْ خَرَعَ عَلَىٰ اِسْوَهِ ذَاتِ اَجْنَحَيْنِ اَوْ اَسَدٍ مُّتَبَاغِتٍ بِهَاجِلٍ عَنِ الزَّيْلِ هَٰذَا مِنْ نُّبَاهٍ يَنْذِرُكَ -
 اِنْ خُفِّنَ بِرَبِّكَ زُجَاجٌ كَمَا يَبْغِي الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَاءِ هَٰذَا مِنْ نُّبَاهٍ يَنْذِرُكَ -
 یہی دعائیں لگتے ہوئے اس کی روح پر بارش لگائی (احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۲۷۵) تاریخ الخلفاء (۲۱۱)

۲۷۔ حضرت خلیفہ معتمد باللہ علیہ الرحمۃ | رعایا عظام میں بڑا سنگل اور ظالم
 حکمران تھا۔ اپنی موت سے وقت نہایت
 افسوس کے ساتھ ستر ہزار پنا اور لوٹا تھا۔ اور یہی گناہ کہتا تھا کہ ہائے افسوس۔
 تو یہ کہنے لگے اے عثمانی! لکھنا اقصیٰ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری عمر اتنی کم ہے تو
 ماضی کے۔ میں بادشاہی نہ کرتا۔

یہی کلمات اس کی زبان پر تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۴۴)

۲۸۔ حضرت خلیفہ منقر باللہ علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن کو کبھی نہ
پڑھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے
کو امیر المؤمنین آپ پر کوئی حرج نہیں۔ آپ تو بہت اچھے ہیں۔ قیہ سکر خلیفہ منقر باللہ
نے کہا کہ۔

كَيْفَ أَهْلَكُوا إِلَى طَبِيبِي مَا بِي
وَالِدِي أَصَابَنِي مِنْ طَبِيبِنِي

یہی الفاظ اس کی زبان پر تھے کہ اس کا دم نکل گیا۔ اس کی بادشاہی صرف چھ مہینے

میر نے پہلا جمل شروع کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ کھٹے کی ہوا اس شخص کو کیسے لگے گی جو شیشی انہی کی گری سے جل رہا ہو! اس کے بعد ہی آپ کا وصال ہو گیا۔
(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۱)

۴۱۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ | جو بری محدث کا بیان ہے کہ میں حضرت وقت جب کہ وہ سکنت کے عالم میں تھے۔ حاضر ہوا۔ تو وہ تلاوت کر رہے تھے۔ جمعہ کا دن تھا۔ جب وہ تلاوت ختم کر چکے تو میں نے عرض کی کہ اس وقت میں بھی آپ تلاوت کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ۔

مجھ سے زیادہ تلاوت کا مقدار دوسرا کون ہو گا؟ دیکھ نہیں رہے ہو؟ میری زندگی کا نامہ اعمال پیشا جا رہا ہے۔

پھر کہنے آپ سے کل پڑھنے کے لیے کہا تو تڑپ کر آپ نے فرمایا کہ میں اس کلمہ کو تو زندگی میں تو کبھی بھولا ہی نہیں ہوں۔ جو تم مجھے اس وقت یاد دلانے ہو۔

ابو العباس بن مطہر کہتے ہیں کہ میں نزاع کے عالم میں حضرت جنید بغدادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کرنا تو انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا۔ اور فرمایا کہ مجھے معذور سمجھو۔ میں اس وقت وظیفہ میں مشغول تھا۔ پھر اپنا چہرہ انہوں نے قبول کی طرف کر لیا۔ اور غوغا مچا کر گیا۔ اور روح نکلی گئی۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۱ تا ۱۸۲)

۴۲۔ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ | جسے بڑے اولیاء اللہ کی قبرست میں آپ کا نام بہت مشہور اور قنادیہ وفات کے وقت لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کو کس چیز کی خواہش و تمنا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ۔

میں میرزا ایک ہی خواہش اور بہت بڑی تمنا بھی ہے کہ میرے سے پہلے کی ہی غلطی کے لیے مجھے خداوند قدوس کی معرفت حاصل ہو جائے۔
یہ فرمانے کے بعد فوراً ہی آپ کی روح پاک عالم آخرت کو روانہ ہو گئی۔ اور لوگ ان کا منہ کھٹکے رہ گئے (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۱)

۴۳۔ حضرت فحشاؤد دیونوری علیہ الرحمۃ | یہ سلف چشتیہ کے مشہور اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ایک شخص سے منقول ہے کہ میں حضرت فحشاؤد دینوری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک درویش آئے اور سلام کر کے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی ایسی صاف ستھری جگہ ہے؟ جہاں ایک انبان کے لیے مرنا آسان ہو تو لوگوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں مانی کا چتر تھا۔ تو اس درویش نے وضو کیا اور کچھ نمازیں پڑھتا رہا۔ پھر مانی پھینک کر لیٹ گیا۔ اور اس کی وفات ہو گئی۔ بعض شائع حضرت فحشاؤد دیونوری کے پاس عالم سکرات میں آئے اور دعائیں کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ نعمت دے۔ وہ نعمت دے۔ تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ۔

آپ لوگ میرے لیے کیا کیا دعائیں مانگ رہے ہیں۔ میں برس برس سے۔
براہمیر سے ماننے جنت پیش کی جا رہی ہے۔ مگر میں نے تو ایک مرتبہ

نکھہ اٹھا کر اس کو دکھا بھی نہیں ہے۔

آپ نے یہ فرمایا۔ اور آپ کی وفات ہو گئی۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۱)

۴۴۔ حضرت ابوعلی رود باری علیہ الرحمۃ | ان کی بہن کا بیان ہے کہ میں نزاع کے عالم میں ان کے سر کا پتی گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی کہ ایک دم انہوں نے آنکھ کھول دی اور فرمایا کہ۔

دیکھو یہ آسمان کے صعدائے کھلے ہیں۔ اور یہ جنت کے پھانک منہ ہیں۔

کیے ہوئے ہیں۔ اور (کوثر و سلسلہ) کے برحق رکھے ہوئے ہیں
اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اسے برحق: ہم نے تمہیں برحق
پر پہنچا دیا ہے۔ حالانکہ تم اس کے طلب گار نہیں تھے۔
پھر آپؐ نے شرباب پر سنے گئے۔

يَعْقِلُكَ لَا تَقْطُرُ لِي إِلَىٰ سِوَاكَ

يَعْنِي مَوْكَ حَتَّىٰ آذَاكَ

تیرے حق کی قسم میں نے تیرے سوا کسی کو محبت کی نظر سے دیکھا ہی نہیں
ہے۔ یہاں تک کہ میں تجھے دیکھ لوں۔

یہی فراتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ان کی پاک باز روح عالم
قدس کو روانہ ہو گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۵۔ حضرت ابولیمان دارانی علیہ الرحمۃ مشہور اولیاء کبار میں سے ہیں ان کی
وفات کے وقت بہت سے لوگ حاضر

تھے۔ قرآن کی بے پیمانی دے قراری کو دیکھ کر کسی نے کہا ایشیو تو ان کے تھکے ہوئے
ذہن غلطی سے جیغہ آپؐ کو شہر میں مائل کیے کہ آپؐ اس سب کے دبلیں میں جا رہے
ہیں۔ جو حضورؐ میں ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ کیوں نہیں کہتے کہ۔ یا خذوا ذی النکاح
فقد غلط ذہن چکھا۔ بلکہ بالیقین ذہن اللہ تعالیٰ کے پاس لگا ہوا ہے۔ اور آپؐ کے پاس اس
سب کے دبلیں میں جا رہے ہیں۔ جو چھوٹے گناہوں کا حساب لے گا۔ اور اسے گناہوں
پر سزا دے گا۔ آپؐ نے یہ فرمایا۔ اور آپؐ کی وفات ہو گئی۔ اور پھر آپؐ کی کوئی آواز
نہیں سنی گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۶۔ حضرت احمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ حضرت ستر محدث فرماتے ہیں کہ میں
احمد بن عبد الملک کے پاس ان کی

نزدک روح کی حالت میں گیا۔ اور دعائیں کرنے لگا کہ یا اللہ! ان پر سکراتِ محبت
کو آسان فرما دے۔ کیونکہ یہ تو ایسے تھے۔ یہ تو ایسے تھے۔ چند تو یہی کلمات میں نے
کہے تو انہوں نے شرب کر کہا کہ یہ بولنے والا کون ہے؟ قرآن نے کہا کہ میں ستر ہوں۔
تو انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت مجھ سے فرما رہے ہیں کہ میں ہر سخی مومن کے ساتھ تھرتا
روح میں نرمی برتا ہوں۔ یہ سزا کر پھر ایک دم وہ بھگ گئے یعنی ان کی وفات ہو گئی۔
(ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۷۔ حضرت احمد بن محمد بن زید علیہ الرحمۃ آپؐ بہت بلند درجے کے ولی کامل ہیں
آپؐ کی وفات کے وقت کسی نے ان
سے کوئی مسئلہ پوچھا تو وہ رد فرمادے۔ اور کہنے لگے کہ۔

اے میرے پیارے بیٹے! میں ایک دروازہ میں کوئی پتھر سے پس سے
کھٹکھٹاتا رہا ہوں وہ آج اس وقت کھل رہا ہے۔ لیکن میں کچھ نہیں جانتا
کہ وہ دروازہ مساوت کے ساتھ کھلے گا۔ یا مشاقت کے ساتھ کھلے
گا۔ تو ایسی حالت میں میرے لیے کسی مسئلہ کے جواب کا بھلا کہاں
موقع ہے۔

آپؐ نے یہ فرمایا اور بالکل خاموش ہو گئے۔ جب لوگوں نے انہیں غصہ سے دیکھا
تو وہ وفات پا چکے تھے۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۸۔ ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ ان میں نے ایک مسلمان بگڑیوں ایک چتر
یہ شکر کہا ہوا دیکھا کہ۔

آتَا مَنَقَرُ النِّشَاقِ بِاللَّهِ حَبِيْبُهُ

إِذَا عَلِيٌّ بِطَلْقِ الْفَتَىٰ حَقِيْقَتُهُ

اے عاشقوں کی محبت ہم لوگ بکے خورد۔ میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جب عشق کی جواں پرت پرستے قودہ کی کرے۔

امی کہتے ہیں کہ میں نے اس شکر کے شے یہ شکر کھ دیا کہ۔

یٰکادریٰ ہو اے شکر یٰکادریٰ ہو اے شکر

وہی عشق ہی ہے کل الامور و وہی عشق

اپنے عشق کے ساتھ نرمی کرتے، پھر اپنے راز کو چھپانے رکھے۔ اور تمام کاموں میں مابہی و انحاری رکھے۔ امی کہتے ہیں کہ میں دوسرے دن وہاں گیا۔ تو دیکھا کہ ایک دوسرا شہزادہ پتھر پر کھڑا ہے کہ

وکیف یذاری ذلک العوی فی ازل الفتی

وکیف یذری قلبہ یتقطعت

عاشق کیسے نرمی کرتے! حالت تو یہ ہے کہ عشق جواں کو قتل کیسے مارا ہے اور معذرت اس کا دل مجھے ٹھکے ہوئے ہے۔

امی کہتے ہیں کہ میں نے اس شکر کے پتھر شکر کھ دیا کہ۔

اذا لکھ یجلا صبرا لیکھ صبرا

فکیف لکھ شیء یوی المودیت یفقی

جب عاشق اپنے راز کو چھپانے کے لیے ہر نہیں پاتا۔ تو اس کو موت کے سوا کوئی دوسری چیز کوئی نامہ نہیں دے سکتی۔

امی کہتے ہیں کہ پتھر میں ترسے دن وہاں گیا۔ تو کیا دیکھا ہوں کہ ایک جواں کی ہنس وہاں پڑی ہوئی ہے۔ اور یہ دوسرا پتھر رکھے ہوئے ہیں کہ۔

سیمتاً اعلیٰ شکر منشا فیکھا

فینما رذائب الشجر یوید یوید

ہم نے سن لیا۔ اور آپ کی بات مان لی۔ پھر ہم مر گئے تو ہمارا سلام اس شخص کو پہنچا دو۔ جو وہاں سے ہمیں روکنا تھا۔

نعت والوں کو ان کی نعمت مبارک ہو۔ اور عاشق سبکین کو مشق کا کڑا گھونٹ مبارک ہو۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پلا رہا ہے۔

۴۹۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ اجری رحۃ اللہ علیہ کے

بڑے بلند مرتبہ خلیفہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہر وقت مرقی رہا کرتے تھے۔ ایک دن قوال نے شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھ دیا کہ۔

کشتگان خنجر تسلیم را

تیم در خاک خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر زمانہ از غیب جانے دیگر است

آپ یہ شعر سکر تین شب و روز حیرت کے عالم میں رہے۔ اور کچھ بھی نہیں بولے اور پانچویں رات آپ کا دماغ ہو گیا۔ خواجہ جبر حسن دہلوی نے اسی زمین میں پار صوفی کہہ کر اس کی تعظیم کی ہے۔ جہاں میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

جان مراک دست دادہ است آن بزرگ

کشتگان خنجر تسلیم را

ہر زمانہ از غیب جانے دیگر است

ایک شہر پر ان بزرگ نے جان دیدی

تسلیم در خاک خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو

ہر زمانہ از غیب جانے دیگر است

۵۰۔ جہاں میں یوسف ثقفی ظالم نام مرور تھا۔ اس غیب کا کہنا لیا کہ

اپنی عمر سے قتل کیا۔ اور جو اس کے کم سے قتل کیے گئے۔ ان کو آگ لگی

ہی نہیں سکا۔ بہت سے صحابہ اودنا میں کو اس نے قتل کیا یا قید و بند کھا۔ حضرت
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری امتیں اپنے اپنے منافقوں
کو قیامت کے دن لے کر آئیں۔ اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو
پیش کر دیں تو ہمارا ہی پتہ بھاری سب سے گایہ حجاج بن یوسف جب کینر کی غیبت
بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہو گئی۔ یہی دعا مانگتے مانگتے اس
کا دم نکل گیا۔ اس کی دعا یہ تھی کہ۔

اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ حِجَابَ النَّاسِ اَسْأَلُكَ اَنْ تُوَفِّيَ عَنِّيْ
فَقِيْلُوْنَ اِنَّكَ لَا تَغْفِرُ لِيْ۔
میں نے نہیں بخشے گا۔

غیر عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان
سے مرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی۔ اور ان کو حجاج کی موت پر ہلکا ہونے
لگا۔ اور جب حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ سے لوگوں نے حجاج کی اس دعا کا
ذکر کیا تو آپ نے قہر سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے
کہا کہ جی ہاں۔ اس نے یہ دعا مانگی تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ شاید خدا اس کو بخش
دے۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۴۴)۔

(۲)

جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟

جنازہ یا قبر دیکھ کر موت کی یاد آ جاتی ہے۔ اس خوفناک اور بھانک منظر کو
دیکھ کر بزرگوں نے کیا فرمایا؟ اس بارے میں ہم چند حوالے نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں
کو اس سے بہت مائل ہو اور لوگ اپنی زندگی میں قبر کا سامان کریں۔

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کے بارے میں

ارشاد فرمایا کہ۔

اَلْقَبْرِ وَفِيْ حَيْثُ يَسْتَأْخِذُ قَبْرُ جَنَّتِ كَيْفَ اَفْوَىٰ مِنْ سَبْكِهَا غَبِ
الْبَيْتِ وَكَذَلِكَ حَقِيْقَةُ الْاَمْرِ
نَفَاةُ الْيَتِيْمِ وَنَفَاةُ الْيَتِيْمِ
قبر جنت کے کیا فوے میں سے ایک ہاٹا ہے
یہاں تم کے گھر میں سے ایک گھر کا ہے
اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے
(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۵۵۴)

۲۔ کچھ لوگ ایک جنازہ کے گزرے تو لوگوں نے اس میت کو اچھا بتایا۔ تو حضور
علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ جنت (افواج) ہو گئی، پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا
تو لوگوں نے اس میت کو برا بتایا۔ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ جنت
لجاج (بہشت) ہو گئی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟
یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ ایک جنازہ کی میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا۔ تو اس

کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور دوسرے جنازے کی میت کو تم لوگوں نے برا بتایا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی، کیونکہ تم (امومنین صالحین) نے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ جو۔ تو میت کو تم لوگوں نے برا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ٹھہرا اور میت کو تم لوگوں نے برا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی برتر قرار پایا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۴)

۳۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہہ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مستنصریج" (یہ کلمہ پانے والا ہے۔ یا لوگوں کو اس سے کلام مل گیا ہے) تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں بندہ (جو تکبیر ہی وہ توذات پاک دنیا کی افزائش اور مسیحیتوں سے آرام پاکر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پہنچ جاتا ہے۔ اور بدکار بندہ وجیب مر جاتا ہے) تو اس سے تمام بندے تمام شہر پران تک قائم درخت اور تمام چوپائے آرام پا جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۵)

۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس کوڑے جوتے تو اسے تھم دیتے تھے کہ آفسوں سے ان کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ تو کہنا کہ (اے امیر المومنین) آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں دیتے اور قبر کے پاس کیوں دیتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی۔ اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک منظر کسی میں نے دیکھا ہی نہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۶)

۲۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کسی نے امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ

قبرستان میں کیوں بہت دیر دیر تک ٹھہرے رہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں قبر والوں کو بہترین پڑوسی جانتا ہوں۔ میں قبر والوں کو سچا پڑوسی جانتا ہوں۔ کیونکہ وہ زبانوں کو بند دیر کوئی اور بدکلامی سے روک سکتے ہیں۔ اور آخرت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے کسی ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا جو قبر سے بڑھ کر خوفناک ہے (احیاء العلوم لفظی ج ۳ ص ۱۳۷)

۴۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبرستانوں میں بیٹھا کرتے تھے تو لوگوں نے اس کے بارے میں آپ سے حیا فت کیا کہ آپ قبرستانوں میں اکثر اوقات کیوں بیٹھے رہا کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں ایسی قوم کے پاس بیٹھتا ہوں۔ جو مجھے آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔ اور جب میں ان لوگوں کا شب ہو جاتا ہوں۔ تو یہ لوگ میری فیبت نہیں کرتے۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۳۸)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قبرستانوں میں تشریف لے جایا کرتے۔ اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بتاتے ہیں کہ تم لوگوں کو پکارتا ہوں۔ تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو؟ میرا کپڑا تھمتے کہ آفسوں! کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسا حجاب ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جائے والا ہوں۔ آپ یہ کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ جعفر صادق نمودار ہو باقی تو آپ نماز پڑھنے کے بعد میں تشریف لے جاتے۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۳۹)

۶۔ حضرت یزید رضا قاشی علیہ الرحمۃ مشہور و اکمال محدث حضرت یزید قاشی علیہ الرحمۃ قبروں کے پاس جا کر فرمایا کرتے کہ اسے قبر کے گوشے میں دفن ہو جانے والو۔ اور اسے تنہائی میں رہنے والو۔ اور اسے زمین کے اندر دینی حصص میں انیس رکھنے والو! کاش مجھے خبر ہو جاتی کہ میں قبائے کون سے املا پر غوثی حاصل کروں؟ اور میں تم میں سے کون سے بھائی پر رشک کروں یہ فرما کر پھر آپ اس قدر روئے کہ آنسوؤں سے آپ کا کامرہ بیٹھ گیا۔ اور آپ جب بھی کسی قبر کو دیکھ لیتے۔ تو اسے نعرہ زور سے رونے کی آواز نکالتے تھے جیسے بیل جینا کرتا ہے۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۴۱)

۷۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ مشہور محدث اندلسی حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو مسلمان بکثرت قبروں کا تذکرہ کرتا رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جنت کا باغ پائے گا۔ اور جو قبروں کے ذکر اور ان کی یاد سے غافل رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا پائے گا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۴۲)

۸۔ حضرت ربیع بن خثیم علیہ الرحمۃ آپ نہایت بلند مرتبہ محدث اور مشہور ولی قبر بنا رکھی تھی۔ تو جب بھی آپ محسوس فرماتے کہ غفلت کی وجہ سے میرا دل کچھ صحت پر لگا ہے۔ تو آپ اس قبر میں داخل ہو کر ٹہ جاتے اور جب تک خدا کو منظر ہوتا اس میں بیٹھے رہتے۔ پھر کہتے کہ اسے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے تاکہ میں کوئی نیک عمل کروں۔ پھر خود ہی اپنے نفس کو جواب دیتے کہ اسے ربیع! ہم نے تجھے واپس لوٹا دیا۔ اب تو کوئی نیک عمل کر۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۴۳)

۹۔ حضرت صلح مری علیہ الرحمۃ آپ بہت ہی جلیل القدر محدث اور نامور محدثین کے شاگرد ہیں۔ اور بڑے بڑے اکمال محدثین ان کی درگاہ حدیث کے طالب علم ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ ان کا عجیب عالم تھا کہ اگر آپ کبھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تھے۔ تو دو دن تک بہت و حیران رہتے۔ کھانا پینا چھوڑ دیتے اور بالکل خاموش ہو کر رہتے تھے۔ آپ کی ایک بڑی خاص کرامت یہ تھی کہ آپ قبرستان کے مردوں کی گفتگو سن لیتے تھے۔ اور خود بھی مردوں سے گفتگو اور سوال و جواب کرتے تھے۔ غلط فہمی کی وفات کا سال مسئلہ ہو چکا ہے۔ اور امام بخاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آپ نے مسئلہ میں وفات پائی۔ (نوری تہذیب التہذیب و طبقات شروانی)۔

۱۰۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ یہ بھی بزرگان سلف میں شہسے پائے کے بزرگ ہیں۔ منقول ہے کہ ان کا ایک چڑھی جو موت ہی بدکار، اور نہایت ہی گنہگار تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے شوق و بدکاری کی وجہ سے تمام اہل عمل نے اس کے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور گھنٹوں اس کا جنازہ پڑا رہا۔ کوئی اس کو ٹھانے کے لیے نہیں آیا۔ جب حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ کو اس کی خبر ملی۔ تو آپ نے آکر اس کی نماز جنازہ پڑھا لی۔ اور اس کو دفن کیا۔ پھر اس کو قبر پر کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا کہ اے ابو فلان! خداوند کریم تجھ پر رحمت فرمائے۔ تو عمر بھر عقیدہ تو حید و رسالت پر قائم رہا۔ اور ہمیشہ تو خداوند مقدس کو سجدہ کرتا رہا۔ آج لوگوں نے تجھے بدکار و گنہگار کہہ کر تیرے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ آنسوؤں آج ہم میں کون ایسا ہے جو گنہگار نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس گنہگار میت کے لیے دیر تک دعا مانگی مغفرت فرمائی اور روئے رہے۔

۱۱۔ ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ منقول ہے کہ ایک شہزادی اور شاہی پالی بدکار بیرو کے اطراف میں رہتا تھا۔ اس کا انتقال ہوا تو چونکہ لورا گاؤں اس سے ناراض و دینار تھا۔ کوئی شخص اس کا جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوا۔ جو اس کی بیوی نے دوزخ دوزوں سے جنازہ اٹھو کر قبرستان تک پہنچایا۔ اور گاؤں کا ایک آدمی قبرستان تک نہیں آیا۔ اس گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر ایک بہت بڑے بزرگ ناہود عابد مملکت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اور یہ بزرگ تمام گاؤں والوں کے یہود شہر تھے۔ ال بزرگ نے پہاڑ کے اوپر سے دیکھا کہ ایک عورت جنازہ کے پاس ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے۔ تو یہ بزرگ جو کبھی پہاڑ سے نہیں اترتے تھے۔ پہاڑ سے اتر پڑے جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا کہ مہلت سے یہود شہر اس بدکار کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے پہاڑ سے اتر پڑے ہیں۔ تو سارا گاؤں قبرستان میں پہنچ گیا پھر ال بزرگ اور تمام گاؤں والوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کیا۔

پھر ال بزرگ نے فرمایا کہ میں سوچا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنازہ لیے بیٹھی ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے۔ تو خواب ہی میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پہاڑ سے اتر کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤ۔ کیونکہ اس میت کی مغفرت ہو چکی ہے۔ اس خواب کو سن کر سب لوگ قبض سے سوئے گئے۔ پھر ال بزرگ نے اس عورت سے اس کے شوہر کا حال پوچھا۔ تو اس عورت نے بتایا کہ لوگ کچھ کہتے ہیں کہ یہ شوہر بہت بدکار اور شاہ گھنگار تھا۔ واقعی وہ دن بھر شراب خانہ ہی میں رہتا تھا۔ پھر بزرگ نے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کوئی نیک عمل بھی دیکھا ہے؟ تو عورت نے کہا کہ ہاں وہ گھنگارہ نے کے بلا جو دین اچھی باتوں کا بہت پابند تھا۔ ایک قریہ کہ وہ ملت بھر شراب خانہ میں شراب پیتا تھا۔ مگر جب صبح کی اس کا نشانہ اتر جاتا تھا تو وہ

مسلک و مشور کے کپڑے بدن تھا اور نماز فجر حجامت سے پڑھتا کرتا تھا۔ پھر وہ شراب خانہ میں جا کر قس و فخر میں پڑ جاتا تھا۔ دوسری اچھی بات یہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک یا دو قیتم بچوں کو اپنے گھر میں رکھتا تھا۔ اور ان قیتموں کے ساتھ اپنے بچوں سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ تیسری اچھی بات یہ ہے کہ سات میں جب کبھی بھی اس کا نشانہ اترتا تھا تو وہ اکیلا نہ رہتا تھا۔ اور یہی کہتا تھا کہ اسے میرے سبب بقیہ ہر کے کو نئے گوشہ میں مجھ فیض کو ڈالے گا یہ مسکروہ بزرگ اس کی مغفرت کا راز کچھ گئے۔ پھر وہ اس میت کے لیے دعائیں کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ (احیاء العلوم جلد ۱۴)

۱۲۔ حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی ہیں جو عام طور پر مد فاطمہ مغربیہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ جب ان کے شوہر حسن بن امام حسن کا وصال ہو گیا۔ تو انہوں نے ان کے جنازہ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا کہ

وَكَاذِبًا رَجَاؤُكُمْ أَشْوَازَ قَبْرٍ

لَقَدْ عَظُمَتْ بِلَاغَةُ الرِّزَا بِأَوَّلِ كَبْرٍ

یہ لوگ امید تھے پھر شام کو مصیبت ہی گئے۔ تو یہ مصیبتیں بہت زیادہ اور بڑی شاندار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے اپنے شوہر کی قبر کے پاس ایک خیمہ گاڑا۔ اور مسلسل ایک سال تک وہاں خیمہ میں رہیں۔ سال بھر کے بعد خیمہ اکھاڑ کر جب وہ اپنے مکان پر جانے لگیں تو مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع کے ایک جانب سے ایک نہیں آواز آئی کہ اَلَا حَتَّى وَجَدَ وَاعْتَدَ قَدْ دَا۔ (خبردار کیا ان لوگوں نے اس سپر کو پایا؟ جس کو کھو دیا تھا، تو دوسرے کان سے یہ آواز آئی کہ بِنِ يَسْمَعُ مَا فَعَلْتُمْ كَيْدًا۔ (وہ نہیں۔ بلکہ تا امید ہو گئے لہذا پلٹ کر اپنے گھر پہنچ گئے۔) ان دونوں آوازوں کو سب لوگوں نے سنا مگر تھارہ دینے والوں کو کسی نے نہیں دیکھا۔ (مشکوٰۃ جلد ۱۴ احیاء العلوم جلد ۱۴)

۱۳۔ فرزدق شاعر علیہ الرحمۃ بہت ہی مشہور شاعر ہے جو اہل بیت کا بہت ہی محب و مداح تھا۔ جب اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو بصرہ کے تمام شرفاء و رؤساء ہمازہ میں شامل ہوئے۔ قبرستان میں حضرت عجاہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرزدق سے پوچھا کہ کون فرزدق؟ تم نے اس دن کے لیے کون سی تیاری کر رکھی ہے؟ تو فرزدق نے جواب دیا کہ میری بس یہ تیاری ہے کہ ساتھ برس سے کھ طیار پڑھتا رہا ہوں۔ پھر فرزدق اپنی بیوی کی قبر کے پاس دروناک بیٹھے میں یہ اشعار پڑھنے لگا۔

أَخَافُ زَوَّاءَ الْقَبْرِ لَنْ كُفِّرُنَا فِيهِ

أَشَدَّ مِنْ الْقَبْرِ لَيْسَ بِنَاكَ أَجْنَبًا

(اے اللہ اگر تو نے مجھے ماف نہ کر دیا تو قبر کے علاوہ قبر سے زیادہ تنگ جگہ اور بھرنے والی جگہ کا مجھے خوف ہے۔)

لَا جَنَّةَ يَكُونُهَا لِيَا مَرْءَ قَائِدٍ

عَوِيفٌ وَتَوَاقٍ يَكُونُ الْفَرْزَقُ

قیامت کے دن جب ایک بہت ہی سخت مزار کھینچنے والا اور ہاتھ مارنے والا فرزدق کو ملے گا۔

لَقَدْ حَاجَبَ مِنْ أَدْوَامِ مَنَعَتِي

إِلَى النَّارِ مَغْلُوبُ الْقَلْبِ وَكَأَنَّ قَلْبِي

اولاد اکرم میں سے جو شخص بہن کی طرف گردن میں طوق پہنے ہوئے رو بہا بہرہ جاتے گا وہ بہت ہی نامراد ہوگا۔ (امیاد العلوم جلد ۱ ص ۲)

اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا

اولاد کی موت بڑا دل سوز درد فرسا اور صبر آزمائے حادثہ ہوا کرتا ہے۔ اس سانحہ پر بزرگوں کے چند اقوال پڑھیے اور عبرت حاصل کیجیے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الْكَافِرُ
۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۱ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کا فرزند وفات

پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے فرزند کو وفات دے دی؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم نے اس کے دل کے پہلے کو بھیج دیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ جی ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ تیرے بندے نے تیری حمد کی اور اللہ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس گھر کا نام مریّت الحمد (محکم گھر) رکھ دو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۱ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت آپ کے ہواہ گئے تو صاحبزادہ کی پانچویں کا منقر ویکھ کر آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ روستہ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا اسے عوف کے بیٹے! میرا یہ آنسو بہانا شفقت ہے۔ پھر دوبارہ حضور کے آنسو بہنے

عظی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اَلْقَلْبُ تَقْدَمُ وَالْقَلْبُ يَخْلُفُ ذَاكَ لَمْ يَخْلُفْ لَمْ يَخْلُفْ
یعنی دیکھنا کہ کیا جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اس کو سنبھالنا ہے
اور دل نہیں ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں کہ اس سے پہلے اب ماضی ہوا وہاں شہبہ اسے
انعام پر تہادی ہدائی پر تھیں ہیں (مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۱۰۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
فرزند کی وفات کے وقت آپ ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ہمراہ
سعد بن جبادہ و صافز بن جمل و ابی بن کعب و زید بن عاصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ
بھی تھے۔ تو پھر اس وقت آپ کا گود میں دیا گیا جب کہ وہ جانی کے عالم میں تشریف
لہا تھا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ
یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ شفقت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں
ڈال دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں بندوں پر رحم فرماتا ہے جو وہ مروت پر دم کرتے
ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۱۰۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ ایک صحابی بستر اپنے پیچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں آیا کرتے تھے۔ ایک بار
وہ تہانے تو حضور نے پوچھا کہ تمہارا بچہ کو کیا ہوا تو انہوں نے کہا کہ وہ قمر گیسٹ
یا رسول اللہ! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس
جہانگ پر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا بچہ تمہارا انتظار کر رہا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۱۰۵)

۷۔ حضرت داؤد علیہ السلام | حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک فرزند وفات پا گیا
اسے داؤد! تم اس بچے کو بھانے کے لیے کھانا لے کر دے سکتے تھے تو آپ نے
عرض کیا کہ زمین بھر کر سونا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے داؤد! تم کو تانہا بڑا ثواب
دے گا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ صفحہ ۱۰۵)

۳۔ حضرت محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ نے اپنے فرزند کی قبر پر اس طرح دعا مانگی
کہ یا اللہ! میں اس فرزند کے بارے میں تجھ سے کچھ امیدیں رکھتا ہوں اور کچھ تیرا
خوف بھی رکھتا ہوں۔ تو اے اللہ! تو میری امیدوں کو پورا فرما دے اور مجھے خوف
سے اپنے امن میں رکھ لے۔ (ایجاد العلوم ج ۴ صفحہ ۱۰۵)

۴۔ حضرت ابوسلمان علیہ الرحمۃ کو اے اللہ! میرے بیٹے پر کچھ میرے حقوق
تھے۔ اور کچھ تیرے حقوق تھے۔ تو میں نے اپنے تمام حقوق کو معاف کر دیا ہے۔ لہذا
تو بھی اپنے حقوق کو معاف فرما دے۔ کیونکہ تو مجھ سے بہت زیادہ مہربان اور بہت زیادہ کریم
ہے۔ (ایجاد العلوم ج ۴ صفحہ ۱۰۵)

۵۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ آپ نے اپنے فرزند کو قبر میں اتار کر یوں دعا کی
کہ اے اللہ! میں نے تیرا حق چھوڑ دیا ہے اور تیرا حق چھوڑ کر
مجھے اس کی امید ہے اور تمہارا حق خدا سے چھائے مجھے اس کا اندیشہ ہے کہ اس
مجھے خبر ہو جاتی کہ تو نے خدا سے کیا کہا۔ اور تمہارے مجھ سے کیا فرمایا۔ اے اللہ!
میرا بڑا قدر تو نے اس سے مجھے خاتمہ مند فرمایا تھا۔ اور تو نے اس کی مدد کی اور عمر
پر ری کر دی۔ اور یقیناً تو نے کوئی ظلم نہیں کیا ہے اسے اللہ! میں نے یہی پراسنی اور
تیری اطاعت لازم کر دی تھی اور اے اللہ! تو نے یہی معیت پر اس کا کلمہ فرمایا ہے
تو مجھے اجر عطا فرما اور اس کو مذہب سے چھائے۔ اس دعا پر ماحرین کہتے تھے
ہو گئی اور سب لوگ رونے لگے۔ پھر کہنے لگا کہ اے اللہ! میرے بسا پیرا کوئی
ماں باں نہیں دے گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہونے لگے کسی انسان کی کوئی عزت
بھی نہیں ہے۔ اے بیٹا! اب تم مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں اور اگر تم یہاں نہیں

بھی تو اس سے تجھے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

نوٹ :- حضرت تلک کے باپ کا نام بھی ذر تھا۔ اور ان کے بیٹے کا نام بھی ذر تھا۔

د احیاء العلوم ج ۳ صفحہ ۱۱

۶۔ بصرہ کی ایک صابرا عورت | بصرہ کی ایک عورت کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ تیرے چہرے پر عجب رونق ہے۔ شاید تجھے کوئی غم نہیں پہنچا ہے۔ تو عورت نے کہا کہ غم تو مجھے ایسا پہنچا ہے کہ شاید بہت ہی کم لوگوں کو ایسا غم پہنچنا ہوگا۔

سنو! میرے دو بچے نہایت ہی خوبصورت تھے جو ہر وقت میرے سامنے کھینٹے رہتے تھے۔ تقریباً دس دن میرے شوہر نے ایک بکری کی قربانی کی جس کو میرے بڑے لڑکے نے دیکھ لیا تھا۔ تو اس نے میرے چھوٹے لڑکے سے کہا کہ اؤ میں تجھے دکھا دوں کہ کس طرح میرے باپ نے بکری ذبح کی تھی۔ یہ کہا اور چھڑی سے کر اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا۔ پھر وہ دس سے باڑا پر چڑھ گیا اور اس کو بھیٹا لیا گا گا۔ پھر میرا شوہر اس بچے کی تلاش میں باڑا پر چڑھا تو وہ یہاں سے مر گیا۔ اسے شخص ایک ہی دن دو دفن بیٹے اور شوہر کی موت کا غم بھر پور لگ گیا۔ اب میں دنیا میں اکیل رہ گئی ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں نے بھی اپنی اس مصیبت گریو بھانگا کر کے غم مٹایا نہ کوئی ناشکری کا لفظ زبانی سے نکالا۔ (احمد العلوم ج ۴ صفحہ ۱۴۱)

اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

مومن کے اچھے اچھے خواہوں کہ بہت وقعت و اہمیت ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ۔

تَوَفِّيقٌ مِنَ الْمَلَكِ الْكَافِرِ
الْمَلَكِ الْكَافِرِ قَالَ أَوْ لَوْ أَنَّ الْمَلِكِ
قَالَ الرَّؤُوفِ يَا مَعْشَرَ الْفِتْرِ
يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ أَوْ لَوْ أَنَّ الْمَلِكِ
قَالَ أَوْ لَوْ أَنَّ الْمَلِكِ

(شکوہ ج ۲ صفحہ ۳۹۵ بحوالہ بنجاری)

توحیات کے بارے میں بزرگوں نے جو اچھے اچھے خواب دیکھے ہیں۔ ان میں سے چند خوابوں کو یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو ان خوابوں سے عبرت حاصل ہو۔ **وَاللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الْمَوْفِقُ۔**

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کو ان کی وفات کے بعد لوگوں نے

عجب میں دیکھا اور پرچہ کا اسے میرا مومنین! آپ! اپنا دل لے کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ میں یہاں نے بجے ہاک کہ جگہوں میں گل رہا ہے تو خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو آپ نے لکھا کہ میں نے کسی راہ سے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کی عزت و شرف

پڑھا تھا۔ تو کسی زبان نے مجھے بہت میں داخل کر دیا۔ (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۱۳۳)

۲۔ **حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | مجھے بڑی تنہائی تھی کہ کاش میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی خواب میں دیکھ لیتا۔ تو ایک سال کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی بیٹائی سے پسینہ پونچھنے پر میرے سامنے تشریف لائے۔ تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی خواب سے فرحت پائی ہے۔ اور اگر میں نے اپنے رب کو شرف و رحیم نہ پایا ہوتا تو میرے قدم ڈگلا جاتے۔ (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۱۳۳)

۳۔ **حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کی امت کی طرف سے مجھے بڑی تکلیف پہنچی ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ آپ یوں دعا کیجئے کہ اللہ! تو مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگ عطا فرما اور ان لوگوں کو مجھ سے برتر آدمی عطا فرما۔ چنانچہ اس خواب کے بعد ہی عبدالرحمن بن عوف فارابی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۱۳۳)

۴۔ **حضرت محمد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما** | آپ ایک دن اناؤں میں بیدار ہوئے۔ اور فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔ کہو کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شیشی میں عرق لیے فراسے ہیں۔ کہو۔ میرے فرزند حضرت امام حسین کا خون اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ جس کو میں خداوند قدوس کے ہاں پیش کرنے کے لیے سے جا رہا ہوں۔

چنانچہ اس کے بعد چودھویں دن یہ خبر آگئی کہ کربلا میں حضرت امام حسین اور ان کے ساتھی شہید کر دیئے گئے۔ (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۱۳۳)

۵۔ **حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ** | حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشریف فرما دیکھا۔ تو میں نے سلام کیا اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لایا گیا۔ اھ ایک گھریں دونوں کو داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر بہت جلد حضرت علی گھریں سے بہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قمیہ میں افسوس ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہ بہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قمیہ میں بری منقبت ہو گئی اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۱۳۳)

۶۔ **حضرت اویس قرنی علیہ الرحمۃ** | ابویساقب قاروہ وقتقی نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑے آدمی ہیں۔ جن کا رنگ گندمی ہے۔ اور بہت بے لگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ کسی نے بتایا کہ اویس قرنی ہیں۔ تو میں نے ان کے سامنے ہر عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم خدا کی محبت کے وقت اس کی رحمت کا دھیان رکھو۔ اور گناہ کرتے وقت اس کے عذاب کو یاد رکھو۔ و ہم کسی حال میں بھی خدا سے اپنی امید واری کو مت کاؤ۔ (ایضاد العلوم جلد ۲ ص ۱۳۳)

۷۔ **حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ** | آپ کا عذاب میں دیکھا۔ تو وصیات کیا کہ اے امام۔ آپ کے ساتھ خدا کا کام صادق اور اللہ کا وعدہ میری عظمت پر مبنی۔ جنگ نے کیا کا لایا آپ کا امی و دین و دھرم کی تار پر عظمت ہوئی ہوگی؟ آپ نے جواب

پھر میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے تو فرمایا کہ تم دنیا کے لوگوں سے جان بچاؤ اور صلہ طہرہ رکھو اور قبیحہ بن متبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ تین اشعار پڑھے کہ۔

تَقَدَّرَتْ لِي دِينًا مَخْطَاةً فَقَالَ لِي!!

هَذِيكَ رِجَالِي عَنْكَ يَا بَنِي تَجِدُ

میں نے اپنے رب کا آنے کا سہارا دیا کہ۔ تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ اسے صید کے فرزند امیری و خدا خوشنودی تجھے مبارک ہو۔

كَذَلِكَ كُنْتُ قَوْلًا إِذَا أَظْلَمَ اللَّهُ لِي

بِقَبْرِكَ مَشْتَاكِ وَتَكَلَّمَ حَبِيبِي!

بے شک اندھیری راتوں میں تم بہت زیادہ قیام اللیل کرتے تھے مشتاق کے اسرار و عاشق کے دل کے ساتھ

كَذَلِكَ كُنْتُ قَوْلًا إِذَا أَظْلَمَ اللَّهُ لِي

بِقَبْرِكَ مَشْتَاكِ وَتَكَلَّمَ حَبِيبِي!

تو تم جو ناسمل یا ہوا اپنے لیے ہیں اور تم میری زیارت کرتے ہو۔ کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ صفحہ ۱۵۷ وغیرہ)

۱۳۔ حضرت عبداللہ ابن عمر بن زید علیہ الرحمۃ آپ کا دوا اولاد میں سے ہیں۔ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھنے بیٹھے۔ اور اپنے ہر سبکدوش میں لگا تا رہے و شریف ہی پڑھتا رہتا ہے۔ دوسری کوئی دعا میں نے اس کی زبان سے سنی ہی نہیں۔ میں نے اس سے اس کا راز پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ میں پہلی بار اپنے والد کو ہمارے کمرے

کے لیے گیا تو واپسی پر ایک منزل میں مجھے غنیمت آگئی۔ تو میں نے خواب دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا۔ اور اس کا چہرہ بالکل ہی کالا ہو گیا ہے۔ تو میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹائی۔ تو واقعی وہ مردہ پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کا چہرہ کالا ہو گیا تھا۔ تو میں بے حد رونا۔ اور نہایت ہی رنجیدہ و غمگین ہو گیا۔ اور اسی حکم و فرم میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے دیکھا کہ چار جیشی لمبے کے چار ستون لیے ہوئے میرے باپ کے سر پر کھڑے ہیں۔ ایک ایک نظر آیا کہ ایک ہزار ہی خوبصورت آدمی بڑا پاس میں آگیا۔ اور مجھ سے کہا کہ اٹھ تیرے باپ کا چہرہ گورا اور خوب دھنسی ہو گیا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ آپ پر میرے ماں باپ تران۔ آپ کون ہیں تو فرمایا کہ میں تمہارا بی بی ہوں میں قرآن ہی جاگ گیا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا چہرہ خوب روشن اور رنگ نہایت گورا ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد سے کبھی اور کسی حال میں بھی میں نے درود شریف کا پڑھنا نہیں چھوڑا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۷۷)

۱۴۔ حضرت ابراہیم حرمی علیہ الرحمۃ بلند مرتبہ عالم دین اور زندگی ترین اولیاء میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے غنیمت ہارون رشید کی بیوی زبیدہ خاتون کو غلب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ کو تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میری مغفرت ہو گئی تو میں نے کہا کہ شاید ان اخراجات کی وجہ سے جو تم نے کو کمرہ کھاتے میں لہر کھا پڑی ہو کیے ہیں۔ تمہاری بخشش ہو گئی! تو کہا کہ ان اخراجات کا لب تو ان مال کے مالکوں کو مل گیا جہاں کہیں شاہی خزانہ ہیں۔ میں سے میرے لے ہر مال کی میری مغفرت قریری ہیں بیت کی بدعت ہوئی۔ اندر میں مشغول ہے کہ زبیدہ خاتون نے غلب میں بتایا کہ میں اپنی چاکر کا کھانے کے بعد سے کھٹ دی ہو گئی۔ جہاں گذر گئی میں بعد

[illegible]

۱۵۔ حضرت ایوبؑ سختیابی علیہ الرحمۃ
 کہتے ہیں کہ میں نے نبوت میں پہلی گھبراہٹ میں آپؐ نے
 کو دیکھا تو گھر کے اندر چلے گئے تاکہ اس کے نماز جنازہ نہ پڑھایا جائے۔ تو میں نے اس
 گھبراہٹ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میرے رب نے جو
 غم اور حرج مجھ پر ہے، مجھے بخشنے دیا۔ اور تم ایوبؑ محدث کو تو ان جید کید آیت سنو انہما کہ
 ﴿وَأَنذَرْتُكَ نَارًا تَمْلِكُ أَنْ تُبَازِغَ أَفْئِدَتَكَ بِمِلْكِ اللَّهِ عَمَّا يُخْلِقُ ۚ وَتَنفَخُ كَبْحَاسًا﴾ یعنی
 اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے ہاک ہو جاتے تو اس وقت تم
 فوجی برپا کرنے کے ڈر سے بھل ہو جاتے (رحیم العلوم ج ۴ ص ۴۳۳)

۱۶۔ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ
یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے
بطل القدر شاگرد اور شہداء تارک الدیناؤ
مجاہد گراں بزرگ ہیں۔ جس صلت میں ان کی وفات ہوئی بہت سے شیعہ نے اس
صلت میں یہ خواب دیکھا کہ جنت میں خوب نینت کی چلم بھا ہے۔ اندھہ طرف نور ہے
نور پھیلا ہوا ہے۔ کوشا نے خوب میں پوچھا کہ یہ کون سی صلت ہے؟ تو ان کو ان کی
کس صلت میں حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ کی وفات ہو گئی ہے ہر طرف ششتر کا
ہجوم ہے کہ انش اور محل پہن ان کی روح کی آمد آئے کے لیے ہے (ایضاً العلم موعظ)

۱۷۔ حضرت عبداللہ بن جبارک علیہ الرحمۃ
یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ
کے بڑے حبیب اور محبوب شاگرد
اور رئیس الفقہاء و استاد المؤمنین ہیں۔ علامہ ابن رashed کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن جبارک

کا خواب میں دیدار ہوا تو میں نے کہا کہ آپ قنوت پائے گئے ہیں؛ تو انہوں نے فرمایا وہاں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کیا حال گرہا؟ تو فرمایا اگر میری حضرت ہو، پھر میں نے حضرت سیان ثوری کا حال دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ واہ او دومتہ الذین اٰلھو اللہ عَنِکُمْ وَرَبِّکُمْ وَالْجَنَّةِ وَالْوَسْوَۃَ فَاِنَّ لَکُمُ الْکِتَابَ وَالْصَّلٰوةَ حَقًّا وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ رَفِیْقًا ط واد تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر خدا کا نعام ہے۔ لیکن انبیاء اور مومنین اور شیعیدوں اور صالحین کے ساتھ ہیں۔ اور یہ لوگ بہترین ساتھی ہیں۔ (ایضاح العلوم ج ۴ ص ۱۳۳)

۱۸۔ حضرت رحمہ دورقی علیہ الرحمۃ | بعض شایعہ نے حضرت رحمہ دورقی علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے اسے دوسرے مشہور ملتان ادیبوں سے ہے۔ لوگوں نے خواب میں پوچھا کہ آپ کہاں ہیں؟ اور کس حال میں ہیں؟ ہوا ہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے جنت میں بھیج دیا۔ پھر مجھے باکر پوچھا کہ تمیں جنت کی کوئی چیز اچھی لگے؟ تو میں نے عرض کیا۔ نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں جنت کی کوئی چیز پسند آگئی ہوگی۔ تو میں تم کو جنت ہی کے سرو کردیتا اور تم کو سرور حاصل نصیب نہ ہوتا۔ (امید العلوم جلد ۱ ص ۴۲)

۱۹۔ حضرت وقاد بن بشر حضری علیہ الرحمۃ

الہو بن ابیہم محمد کثیریان
ہے کہ میں نے حضرت وقاد بن
بشر حضری علیہ الرحمۃ کو ان کی وفات کے بعد غراب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ خدا کے ساتھ
ان کا حال کیا؟ اور کیا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے شیعین کے بعد میری حیات
ہو گئی۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کون نے عمل کو آپ نے سب سے افضل پایا؟ تو
انہوں نے کہا کہ ”دن سات خدا کے خوف سے رونما

۲۰۔ حضرت یحییٰ بن مبین علیہ الرحمۃ | یہ امام جرح و تعدیل احمد بن حنبلہ کو پرکھنے کے بادشاہ ہیں۔ پیش میں بصر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن مبین کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا اور کیا معاملہ فرمایا؟ تو جواب دیا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ اور دوسرے مجھ کا اپنے دیدار سے شرف فرمایا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ ان کی وفات کے بعد بغداد کے ایک بزرگ نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور دریافت کرنے پر فرمایا کہ یحییٰ بن مبین کا نذر جنازہ میں جا رہا ہوں۔ یہ وہ شخص تھا کہ میری عیون سے جھوٹ کو دفع کیا کرتا تھا۔ (تہذیب التہذیب وغیرہ)

۲۱۔ حضرت ابو بکر کتانی علیہ الرحمۃ | شاخ صوفیہ میں بہت ہی نامور بزرگ ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ کبھی آتنا خوبصورت جوان میری نظروں کے سامنے نہیں آیا تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ میرا نام "توفیق" ہے تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر گھنٹہ دل میں۔ پھر عرض تو ایک بد شکل مرد بہت کالی صورت نظر آئی۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ "بدکاری" تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتی ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر خوشی منانے والے آتھ لے والے کے دل میں۔ ابو بکر کتانی کہتے ہیں کہ خواب دیکھ کر میں جاگ گیا۔ اور میں نے خدا سے یہ جہد کر لیا کہ اب زندگی بھر میں سب سے اختیار ہی کسی کو بھی نہیں ہمنوں گا۔

(احیاء العلوم جلد ۳ ص ۴۳)

۲۲۔ حضرت ابو سعید خدری علیہ الرحمۃ | یہ اکابر اولیاء میں سے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ایلیس کو دیکھا تو اس کو

مارنے کے لیے اپنی لاشیں اٹھائی۔ مگر وہ بالکل غفلت نہ ہوا۔ تو اس وقت ایک نبی آواز میں نے منیٰ کو اسے ابو سعید خدری یہ ایلیس ہے۔ یہ لاشی ڈھکے سے نہیں ڈھتا ہے۔ یہ تو میں اس شخص سے کانپتا اور لڑتا رہتا ہے۔ جس کے قلب میں ایمان کا فرد ہوتا ہے۔ اور ابو سعید خدری نے یہ بھی فرمایا کہ میں وہ شخص میں تھا تو میں نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کانوں پر ٹیک لگے تشریف لائے۔ اور میں اس وقت کوئی راگ نگار تھا۔ اور سینہ کوٹ رہا تھا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اسے ابو سعید! اس کا شراب کے غیر سے بڑھ کر ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۴۳)

۲۳۔ حضرت احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمۃ | یہ بڑے پائے کے اولیاء کاملین میں سے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں اپنی ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ چمک رہا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تہا سے چہرے پر اتنی چمک کیسے پیدا ہو گئی؟ تو اس نے کہا کہ آپ کو یاد نہیں ایک رات آپ خوف خدا سے زرا نرود رہے تھے۔ اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے تو کمال محبت سے میں نے آپ کے آنسوؤں کو اپنے چہرے پر مل لیا تھا یہ چمک اسی آنسو کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۴۳)

۲۴۔ حضرت یحییٰ بن سید قطان علیہ الرحمۃ | میں نے خواب میں دیکھا کہ یحییٰ بن سید قطان محدث کے بدن پر ایک کتھا ہے جس پر یہ جلدت لکھی ہوئی ہے کہ یحییٰ بن سید قطان رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ العزیز الخیر الخیر رحمۃ اللہ علیہ یحییٰ بن سید قطان رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ العزیز الخیر الخیر رحمۃ اللہ علیہ یحییٰ بن سید قطان کے لیے جہنم سے نجات ہے (تہذیب التہذیب)

۲۵. حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ | حضرت خطیب بغدادی کی عظمت اور

جہاد کی کتاب اولیاء رجال المدینہ | ان کی عظمت شان کا کیا کہنا؛ دیکھو
عالم دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ آنکھیں ڈھک کر دیکھو، یعنی میں
آسام و صامت اور خوشبو و خوشبو کی جنت میں ہوں (بستان المحبتین)

۲۶. حضرت منصور بن اسماعیل علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن

میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؛ تو انہوں نے کہا کہ جی جی گناہوں
کا میں نے اقرار کر لیا۔ ان سب گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے عاف فرمایا۔ لیکن ایک گناہ کا
شرم کی وجہ سے میں اقرار نہیں کر سکا۔ تو خداوند کرم نے مجھے پسینہ کی حالت میں کھڑا رکھا۔
یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت گلی کر گر پڑا۔ تو میں نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ تھا
تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا۔ تو وہ مجھ کو بہت
اچھا لگا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے شرم کے باعث اپنے اس گناہ کا اقرار نہیں کیا۔

(اصیاء العلوم ج ۳ ص ۳۱)

۲۷. حضرت ابو جعفر صید لانی علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی

دیکھا کہ حضور فقرہ کی ایک مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ تو میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا۔ پھر
آسمان پھٹا اور دو فرشتے اترے۔ ایک کے ہاتھ میں نرانا اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک
شت تھا۔ پھر ان فرشتوں نے حضور کا ہاتھ چھوا۔ پھر آپ کے سر سے دوسرے لوگوں کا ہاتھ دھویا
جب میری باری آئی تو ایک فرشتہ نے دوسرے سے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے تو دوسرے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کی حدیث شریف نہیں ہے کہ اللہ صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم

کے ساتھ ہو گا جس سے وہ جنت رکھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نہیں تو میں نے کہا کہ
میں تو حضور سے اور ان فقراء سے محبت رکھتا ہوں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
کہ اس کا جی ہاتھ دھو کر یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے (اصیاء العلوم ج ۳ ص ۳۲)

۲۸. حضرت عبد اللہ بن عون خزاز علیہ الرحمۃ | حضرت محمد بن فضالہ نے فرمایا کہ میں

خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی زیارت سے شرف ہوا۔ تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عبد اللہ بن عون کی ہمیشہ
زیارت کرتے رہو۔ کہو کہ وہ محبوب الہی ہے (تہذیب الہندیہ)

۲۹. حضرت صالح بن بشر علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سہلی

عید الرحمن کو خواب میں دیکھا۔ تو ان سے کہا
کہ دنیا میں تو آپ بہت عجیب سا کرتے تھے۔ اب کیا حال ہے؛ تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں اگر
مجھے بڑی صامت اور دائمی خوش نصیب ہوئی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ کس وجہ سے یہ ہیں
تو انہوں نے فرمایا کہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ يَا بَشَرُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَسَلِّمْ
ایمن میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ یعنی بیویں اور مرد بزرگ
اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ حضرت عطاء سہلی بذریعہ محدث اور بہت نامور اولیاء
کرام میں سے ہیں۔ (اصیاء العلوم ج ۳ ص ۳۳)

۳۰. حضرت یزید بن مرین مذکور علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے امام ہذا صلی

آشام کو خواب میں دیکھا۔ اور میں نے کہا کہ آپ
مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ میں خدا کو مقرب بن جاؤں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے عطاء
کرم اور عجیب رہنے والوں سے بڑھ کر کسی کا ذکر نہیں دیکھا۔ یزید بن مرین مذکور بہت شہداد
اور بہت ہی خوش ہے تھے۔ وہ ہر وقت خوف خدا سے رویا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ
دو تے دو تے وہ نایاب ہر گئے تھے (اصیاء العلوم ج ۳ ص ۳۴)

غلیرہ خوف میں کس نے کیا کہا؟

یہ شریعت کا مسئلہ ہے کہ اگر ایسا من و عنان سے منع ہو گیا ہو تو ایسا کرنا عت سے بالکل ناجائز اور باطن مغفرت سے پاک ہے اور چاہتا ہو کہ ہے۔ اور وہ کہ الامن من عقوبۃ کفر یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب سے بے خوف اور اندر ہو جانا بھی کفر ہے ایمان والے کا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عت سے مغفرت کی امید بھی رکھے۔ اور اس کے غضب سے ڈرتا بھی رہے۔ رنگین سلف کا یہ طریقہ رہا ہے کہ بعض پر امید کا قہار اور بعض پر خوف کا قہار رہا ہے۔ ہم یہاں چند بزرگوں کے واقعات درج کرتے ہیں۔ یہی سچی خوفی فلاسفہ کی غالب رہا ہے۔ اودہ غلبہ خوف ہی کے شے عت خیر عزت کا غیر نکات برستے ہے اب آپ ان کو پڑھ کر عت حاصل کیجئے۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوف اللہ کا بے حد غلبہ تھا کہ چٹا کو دیکھنے کو آپ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں تیری ہی طرح ایک پرندہ ہوتا۔ اوصافِ نبوت تاکثر میں قیامت کے دن اعمال کے حساب سے جی جاتا۔

(احیاء العلوم جلد ۱۵۹)

۷۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر خدا کا خوف غالب تھا کہ آپ قرآن مجید کی آیت

سُكْرًا بَرُّشٌ يَرْتَدُّ، اور کہ میں دلوں تک ان پر بھی کا دفعہ ٹپا رہا تھا۔ ہاں یہ

کہ لوگ ان کی عیادت (بیماری میں) کے لیے جایا کرتے تھے۔

اور ایک دن آپ نے ایک تنگہ اٹھوئیں کے کرفریا کا کاش میں جلائے ہوئے کے یہ تنگہ ہوتا۔ کبھی فرات کے کاش میں کوئی قابل ذکر شے نہ ہوتا۔ کبھی یہ کہتے کہ کاش عمر کی ماں مکر نہ جیتی۔ اور مکرول ہے کہ آپ کے چہرے میں آنسوؤں کے بہکرتے ہینے کی وجہ سے دوکانی پر کھڑی ہی تھیں۔ ایک مرتبہ خود ہی آپ نے مسودۃ الافاضل کی تلاوت کی۔ اور جب خذاتہ اللہ علیہ السلام کی آیت پر پہنچے۔ یعنی جب نامہ اعمال کو لے جائیں گے تو اس کو پڑھتے ہی ان پر اس قدر خوف الہی طاری ہو گیا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ایک دن آپ گھر سے پر سواد ہو کر کعبہ جا رہے تھے۔ اور کوئی آدمی اپنے گھر میں مسودۃ الفاضل پڑھ رہا تھا۔ جب آپ نے اِنَّكَ اَنْتَ الْكَافِرُ اَنَّكَ الْكَافِرُ۔ کی آیت سنی تو گھر سے آکر ایک یوں سے ایک لگا کر دیر تک بیٹھ رہے۔ پھر گھر آ کر ایک مہینہ بیمار رہے۔ اور لوگ آپ کی عیادت کے لیے آتے جاتے رہے۔ مگر کسی کو آپ کی بیماری کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۹۰)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک دن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو فرمایا کہ میں نے حضرت علیہ السلام کے صحابہ کو جس حالت میں دیکھا ہے، آج میں کسی آدمی میں ان کی مشابہت کا اثر نہیں دیکھتا۔ یہاں یہ صحابہ کرام ہر جاگ کر نمازیں میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ صبح کو ان کے بال رانگہ اور چہرہ سرور دکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈنگلاتے ہوئے چلا کرتے تھے۔ اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر رہتی تھیں۔ اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غفلت اور بے غمی کے ساتھ دھڑلے دھڑلے چل رہے ہیں۔ کسی کے چہرے پر خوفِ خداوندی کا اثر نظر نہیں آتا۔ آپ نے ہمیں دعا فرمائی کہ اس کے بعد میری کسی نہ کسی آپ کو کہتے ہوئے

نہیں دیکھا ہلا نک کہ بعد الرحمن بن عمر غازی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۹۱)

۴۔ حضرت ابو سعید بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حضرت ابو سعید بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ** تاج شام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجزت فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہی تناس ہے کہ میں جائے ابو سعید سے منے کے ایک میٹھا پوتا ہوں جو کوگ ذبح کر کے پکاتے۔ اور اس کا گوشت کھا کر اس کا ثوبہ پنی لیتے۔

(ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۹۱)

۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ایک بلند مرتبہ صحابی ہوتے ہوئے غلبہ خوف میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا۔ بلکہ میں ماکھ ہوتا جو پھاؤں میں اڑا دیا جاتا۔ تو بہت اچھا ہوتا تاکہ میں قیامت کے دن حساب اعمال سے بچ جاؤں۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۹۱)

۶۔ حضرت مسور بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ **آپ ایک مشہور صحابی ہیں آپ پر خوف کی تاب نہیں رکھتے تھے۔ اگر کبھی کوئی آیت سنی لیتے تو بیچ مد کریمہ بخش ہو جاتے تھے۔ اور کئی دن بے ہوش رہا کرتے تھے۔ ایک دن قید ختم کا ایک قلدی آیا اور اس نے بہت آہستہ آہستہ کہی۔** **يَوْمَ تَذُوقُ مِلَّةَ الْعَذَابِ لَكَ اَلَمْ تَكُنْ مِنْ الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَقُولُ لَا مَعَاشَ لَكُمْ بِذُنُوبِكُمْ اَلَمْ تَكُنْ مِنْ الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَقُولُ لَا مَعَاشَ لَكُمْ بِذُنُوبِكُمْ اَلَمْ تَكُنْ مِنْ الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَقُولُ لَا مَعَاشَ لَكُمْ بِذُنُوبِكُمْ** کو ہانڈی کی صفت میں رمن کے دربار میں جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو ہانک کر جہنم کی طرف دیا جائے گا میں گے۔ بہت مسکرا آپ نے فرمایا کہ میں تو ستمی لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں تو مومنین میں سے ہوں۔

اسے قادی: اس آیت کو پھر پڑھ چنانچہ قلدی نے اس آیت کو دوبارہ پڑھا تو

آپ نے زور سے ایک بیچ ماری۔ اور قادی آپ کی وفات ہو گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۹۱)

۷۔ حضرت ابان بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حضرت ابان بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ذکر کرتے تو خوف خداوندی سے آپ کا چہرہ پیلا پڑ جاتا۔ تو گھروالوں نے پوچھا کہ آپ کی یہ کیا عادت ہو گئی ہے؟ کہ ہمیشہ وضو کے بعد آپ اس قدر ڈر جاتے ہیں کہ چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ اور آپ کا پیٹ گتے ہیں! تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے غازیں کھڑا ہونے والا ہوں! (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۹۱)

۸۔ حضرت خواجہ حسن لمیری علیہ الرحمۃ **آپ نے ایک آدمی کو زندہ سے قبضہ لگا کر کہتے ہوئے دیکھا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا** کہ اسے جان! کیا تو بنی صراط پر گزر چکا ہے؟ تو اس نے کہا کہ جی نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تو جتنی ہے یا جتنی؟ تو اس نے جواب دیا کہ جی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر یہ بتی کہیں! اور کس بنا پر ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میری عمر کا پھر وہ زندگی بھر نہیں جیسا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۹۱)

۹۔ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ **آپ کا بیان ہے کہ میں نے طوفان کعبہ کے دوران ایک لڑکی کو دیکھا کہ وہ کہہ رہی تھی کہ میرے سر پر وہ گھنٹی ہے۔ اسے میرے سبب کیا جہنم کے سوا مجھے سزا دینے کی اور کوئی دوسری صفت نہیں ہے! وہ لڑکی صلی سالت صلیع تک اپنی جگر پر بیٹھی روئی اور دعائیں مانگتی رہی۔ حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے اس لڑکی کا حال اور اس کی دعاؤں کو سن کر پتا نہ کر سکا۔ اور میری بیچ نکل گئی اور میں نے کہا کہ مالک بن دینار کی ماں مالک بن دینار کو روئے زمین مالک بن دینار ہے (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۹۱)**

(1) جیلد العلوم مجلد ۴ ص ۱۹۱

۱۲۔ حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے ایک نابینا کے ساتھ یہ آیت پڑھ دی کہ یَوْمَ تَقْلُبُ وُجُوهُهُمُ

تو آیت استسکرا نے یہ ایک نذر دیا بیچ ادنیٰ حد سے بڑھ کر ہر ایک پھر اس کو
اس کے حال پر مجبور کر ہر ایک دوسرے مادہ کے سامنے گئے۔ تو اس کے سامنے بھی
یہی نئے ہی آیت پڑھ دی۔ تو یہ بیچ مذاکرے پر ہوش ہو گئے۔ عزم لوگ تیسرے
مادہ کے پاس گئے۔ تو میں نے اس کے سامنے آیت پڑھ دی۔

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَقَالِيكَ
یہ اس کیلئے ہے جو میرے پیچھے چلے

خداوند تعالیٰ۔
ہونے سے ڈرے۔ اور میں نے جو مذاب

۱۲۔ اپ ۱۲۔ ابراہیمؑ آیات ۱۲) لاکھ سلاپ اس سے خوف کرے۔

تو وہ بھی بیخ پرے اور ان کے تھنوں سے اتنا خون بہا کہ وہ خون میں لت

پت ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کی روح نکل گئی۔ اسی طرح میں نے ۱۱ اور ۱۲ سالہ کو چھ

عابدوں کے پاس پہنچا۔ اور جس کے سامنے میں نے نیت پڑھ دی وہ بے پوش

ہو گیا۔ پھر میں ساتویں عابد کے پاس اس کو لے کر چلا۔ تو ایک عورت نے پھر کے اندر

سے ہم لوگوں کو بلایا۔ جب ہم پھر کے اندر داخل ہوئے تو ایک بوڑھا عابد اپنے منہ

پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے سلام کیا تو اس کو ہمارے سلام کی خبر نہیں ہوئی تو میں نے

زور سے چلا کر کہا کہ اِنَّكَ يَخْتَفِي عَنَّا فَقَدْ مَاتَ۔ دیکھ کن قیامت میں ایک مقام

پر تمام مخلوق کو کھڑا ہونا پڑے گا، تو اس بوڑھے نے کہا کہ کس کے سامنے؟ پھر

وہ منہ کھولے اور آئندہ پھاڑے جہوت بنا دیا۔ اور آقا۔ آؤ کہتا ہوں یہاں تک کہ

اس کی بیوی نے ندامت ہو کر ہم کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ پھر میں نے ایک دن

ساتویں عابدوں کا حال معلوم کیا۔ تو پتہ چلا کہ تین تو پوش میں آ گئے۔ اور تین وفات پا

گئے۔ اور ساتویں جو بوڑھا تھا۔ تین دن تک اس طرح جہوت و جہنم رہا کہ اسے

رض نمازوں کی بھی خبر نہیں ہوئی تھی۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۱۱)

۱۳۔ حضرت طاہرؑ علیہ الرحمۃ

آپ بہت بڑا اور شیخ الحدیث تھے۔ اور

خوف نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ ان کے دربار کو موصی علی الامان کہہ دیا کرتے تھے۔ اور

اس قدر باعجب تھے کہ کوئی آپ کا جواب دینے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ مگر

خوف خداوندی کا یہ عالم تھا کہ بستر پر لیٹے تو صاف کی طرح کوٹ بدستے رہتے

پھر بستر لیٹ کر کھدیتے۔ اور فرمایا کرتے کہ جہنم کے ذکر نے خدا سے ڈرنے والوں

کی فیر ہی اڑا دی ہے پھر تہہ پر چڑھ کر سجد میں پڑے جاتے۔ اور نماز افراد کے اپنے

مصلیٰ پر قبضہ رو بیٹھے رہا کرتے تھے۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۱۲)

۱۴۔ حضرت عمرؓ بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ

خلیفہ عادل حضرت عمرؓ بن عبد العزیز

علیہ الرحمۃ کی کوٹھی یندر سے میدا ہوئی

اور کہا کہ اسے امیر المؤمنین! میں نے ابھی ایک بیگ عخاب دیکھا ہے۔ تو کہنے لگا

کہ یہاں کوہ۔ تو کوٹھی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جہنم بھڑک رہا ہے۔ اور اس کی پشت

پر پل صراط قائم کیا گیا ہے۔ تو میں امیر کا خلیفہ عبد الملک لایا گیا۔ وہ پل صراط پر چند

قدم چلا اور جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک کر پوچھا کہ میرا کیا ہوا؟ تو کوٹھی نے کہا کہ

پھر ولید بن عبد الملک لایا گیا۔ تو وہ بھی چند قدم چل کر جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک

کر سوال کیا کہ پھر کیا ہوا؟ تو کوٹھی کوئی کچھ نہ فرمایا۔ تو وہ

بھی تھوڑی دودھل صراط پر چل کر جہنم میں اوندھا ہو کر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا کہ آگے

کا حال معلوم کیا کہ تو کوٹھی نے کہا کہ اسے امیر المؤمنین! پھر آپ لائے گئے۔ یہ سب

یہی حضرت عمرؓ بن عبد العزیز بیچ مار کر بے پوش ہو گئے۔ تو کوٹھی کان میں کہنے لگی کہ

اسے امیر المؤمنین! میں نے دیکھا کہ آپ پل صراط سے پار ہو کر نجات پا گئے۔ قسم کی

کہا کہ کہنے لگی کہ آپ سب اس کے ساتھ پل صراط سے پار ہو گئے۔ مگر حضرت عمرؓ

بن عبد العزیز برابر پلاؤں چنگ چنگ کر چنگ بدستے ہو بدستے چلاتے رہے۔ یہاں تک

کہ صبح ہو گئی۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۱۳)

۱۵۔ حضرت خواجہ حسن عمری علیہ الرحمۃ

ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ

ایک قوم کشتی پر سمندر میں سوار ہوئی۔ اور جب کشتی بیچ سمندر میں پہنچی تو کشتی ٹوٹ

گئی۔ اور ہر آدمی ایک تختہ سے چٹا ہوا بیٹے لگا۔ تو تباہ کر اس قوم کا کیا حال ہوگا۔

تو اس نے کہا کہ لوگ بے مدخوف تاک مال میں انتہائی بہت و بیرون ہوں گے
تو حضرت نے فرمایا کہ میرا مال اس قسم سے بھی زیادہ خوف ناک و حیران کن ہے۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۲۴)

اللہ اکبر۔ یہ ہے علم دہل کے ہاڑوں اور آسمان ولایت کے پھٹتے تاروں
کا مال کہ مقدس زندگان خدا اپنے علم دہل کی عظمت کے باوجود کس مال میں رہتے
تھے۔ اور خوف خداوندی کے جذبات سے مغلوب ہو کر کیا کیا؟ اور یہ کیسے کیسے دل ہلا
دینے والے کلمات بولا کرتے تھے؟ ہم بے علم و بے عمل غافل انسانوں کے یہ ایمان مقدس
بندگان کا حال بہت ہی بہت انجور و نصیب آزموئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم الموفق

یا اہل! جب ہمیں انہیں حسابِ حرم میں
انہیں ریزہ ہو محفل کی دعا کا ساتھ ہو
یا اہل! جب حسابِ غم بے جا رہے
ہمیں گریبانِ شفیق مرتضیٰ کا ساتھ ہو
یا اہل! دلگ لائیں جب مری بے یار کیاں
ان کی چمکی چمکی نظروں کی جیسا کا ساتھ ہو

قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ رکھ دیا جاتا ہے تو
قبر اس مردہ سے کہتی ہے کہ اے ابنِ آدم! تو کس فریب میں پڑا ہوا کیا تجھے نہیں معلوم
کہ میں قہر کا گھر ہوں۔ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں کا گھر
ہوں۔ تو کس گھنڈ میں تعابیب تو لوگوں کو دھکا دیتا ہوا میرے اوپر سے گزرتا تھا۔ تو
اگر مردہ نیک و صالح ہوتا ہے۔ تو ایک فرشتہ اس کی طرف سے قبر کو جواب دیتا ہے کہ
اے قبر! یہ تو زمین پر لوگوں کو اچھی ایسی باتوں کا حکم دیتا تھا۔ اور میری بری باتوں سے
لوگوں کو منع کیا کرتا تھا۔ یہ سب تو کہتی ہے کہ یہ اگر ایسا ہی تھا تو اب میں اس کے
پاس ہر سال لاؤں گی۔ اور اس کا بدلتا قبر کو دوبارہ مجھ سے نکلے گا۔ اور اس کی دعا
اللہ تعالیٰ کے جہانِ رحمت تک رسائی حاصل کرے گی (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۲۴)
عبداللہ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میت سے وقتِ دفن قبر
کہتی ہے کہ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں بے کسی کا گھر ہوں۔ مارا تو جی
زندگی میں اللہ تعالیٰ کا فضل بردار تھا۔ تو آج یہ میرے لیے رحمت بن جاؤں گی اور اگر
تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا تو میں تیرے لیے عذاب بن جاؤں گی۔ میں وہ جگہ ہوں کہ خدا
کے فرمانِ روا بندے مجھ میں داخل ہونے کے بعد مردہ ہو کر نکلتے ہیں اور خدا کے نافرمان
بندے مجھ میں داخل ہو کر زندہ و فخر وہ ہو کر نکلتے ہیں (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۲۴)
محمد بن یوسف علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جب قبر میں میت کو عذاب ہونے لگتا ہے تو

دوسرے مرد سے اس سے کہتے ہیں کہ اس شخص کا تو نے ہم لوگوں کا حال دیکھ کر کچھ بھی ہجرت نہیں مامولی کی۔ ہمارے تو حال ختم ہو چکے تھے لیکن تو زندہ تھا۔ اور تجھ کو کافی دولت ملی۔ لیکن تو نے اپنے احوال کی کچھ بھی اصلاح نہیں کی۔ لے ظاہری دنیا پر قریب کمانے والے، تو نے ان لوگوں سے ہجرت نہیں کر لی جو تجھ سے پہلے ظاہری دنیا پر قریب کھا کر زمین کے غلبہ میں گئے۔ مالا کہ تو ہمیشہ دیکھا کرتا تھا کہ سب کے اقوام و اجنب لوگوں کو اس منزل تک پہنچایا کرتے تھے۔ (ایضاً علوم جہ ۲ ص ۱۴۱) ۴۔ حضرت کعب بن علقمہ کا بیان ہے کہ مردہ جب قبر میں وحشتوں کا منظر دیکھتا ہے تو بہت گھبراتا ہے۔ اس وقت اس کے احوال حال یعنی غارت، روزہ، نیکوئی، حج، بھاد، صدقہ و غیرہ اس کی وحشت اور گھبراہٹ کو دور کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ قبر میں جب عذاب کے فرشتے میت کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو نافرمانی کرکڑی ہو جاتی ہے کہ بہنو تو کچھ نہیں کر سکتے۔ اس نے نمازیوں میں بہت لیالیا قیام کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے سر کی جانب سے آتے ہیں۔ تو روزہ کھڑا ہو کر کھانا کھاتا۔ کوٹھو تھیں اس طرف سے کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ اس نے دنیا میں عذوبہ رکھ کر خدا کے لیے بہت نیلوبہ یا سیر رخصت کی تھی۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دائیں بائیں سے آنا چاہتے ہیں۔ تو حج و بھاد راستہ روک دیتے ہیں کہ اس نے خدا کے لیے اپنے دن کو بڑی تکلیف میں ڈالا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دونوں ہاتھوں کی طرف سے آئے گئے ہیں۔ تو صدقہ روک لیتا ہے کہ اس نے ہاتھوں سے صدقہ دیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ اور ہجرت کے فرشتے آ جاتے ہیں۔ اور اس کی قبر جہان تک اس کی نظر جاتی ہے جوڑی کر دی جاتی ہے۔ اور اس کی قبر میں ایک قدیل جلا دی جاتی ہے۔ جس سے قیامت تک قبر میں روشنی رہے گی۔

(ایضاً علوم جہ ۲ ص ۱۴۱)

(۷)

قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا؟

عذاب قبر قریب ہے۔ جو قرآن مجید اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ لہذا اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ عذاب قبر کیونکر؟ اور کس کس طرح ہوتا ہے؟ اس بار سے میں چند حدیثیں پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پتھر پر سوار ہو کر بنی نماز کے باغ میں گزرے۔ اہم دم لوگ ہمراہ تھے۔ تو ناگہان پتھر اس طرح بدگیا کہ حضور کو گرا دینے کے قریب ہو گیا۔ اچانک وہاں چھ یا پانچ قبریں نظر آئیں، تو حضور نے پوچھا کہ ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ تو ایک صحابی نے کہا کہ جی ہاں مجھے معلوم ہے یہ ان مشرکین کی قبریں ہیں جو شرک کی حالت میں مر گئے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ ان قبر والوں کی جماعت اپنی قبروں کے اندر عذاب میں مبتلا ہے۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہو تا کہ تم لوگ مردوں کو دفن کرنا پھوڑو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تم لوگوں کو وہ عذاب مسئلہ سے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر حضور ہم لوگوں کی طرف اپنا چہرہ اور کمر کے متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ سب لوگ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم جہنم سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو سب نے کہا کہ ہم عذاب قبر سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ ظاہری و باطنی قتلوں سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم ظاہری اور باطنی قتلوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں

پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قندہ دجال سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم دجال کے قتل سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۵ بحوالہ مسلم)

۲- حدیث۔ حضرت ابراہیم عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدعی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبریں دفن نہ کی جائیں (مکروہ) کہتے ہیں اور میت کو چٹا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا سب کون ہے؟ تو کہیں کہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو کہیں کہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر تیسرا سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہاری طرف بھیجے گئے؟ تو کہیں کہ دیتا ہے کہ یہ رسول اللہ ہیں۔ پھر آسمان سے ایک عادی آواز دیتا ہے کہ میرا یہ بندہ چلے۔ لہذا اس کو جنت بھیج دے۔ پھر اس کو دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو کہیں کہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ لہذا اس کو جنت بھیج دے۔ پھر اس کو تیسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو کہیں کہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ لہذا اس کو جنت بھیج دے۔ پھر اس کو چٹا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا سب کون ہے؟ تو کہیں کہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو کہیں کہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر تیسرا سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہاری طرف بھیجے گئے؟ تو کہیں کہ دیتا ہے کہ یہ رسول اللہ ہیں۔ پھر آسمان سے ایک عادی آواز دیتا ہے کہ میرا یہ بندہ چلے۔ لہذا اس کو جنت بھیج دے۔

۳- حدیث۔ حضرت ابراہیم عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن میں گئے۔ جب حضور نماز جنازہ پڑھا لکے۔ اور وہ قبر میں آنا سے گئے۔ اور مٹی برابر کر دی گئی تو حضور نے تسبیح پڑھی اور ہم لوگ بھی دینک تسبیح پڑھتے رہے۔ پھر حضور نے تکبیر پڑھی۔ اور ہم لوگ بھی دینک تکبیر پڑھتے رہے۔ تو کہیں نے عرض کیا کہ بار رسول اللہ! آپ نے تسبیح دیکر کیوں پڑھی۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر تک ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کثرت دہ فرمایا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۵)

۴- حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دفن میں تشریف لے گئے۔ اور وہ بکثرت بیمار ہوا کرتی تھیں۔ تو جب حضور ان کی قبر میں آئے۔ تو آپ کا چہرہ اور زندہ ہو گیا۔ پھر جب قبر سے باہر تشریف لائے تو غشی سے حضور کا چہرہ اور چمکے۔ نگاہ تو میں نے

۵- حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دفن میں تشریف لے گئے۔ اور وہ بکثرت بیمار ہوا کرتی تھیں۔ تو جب حضور ان کی قبر میں آئے۔ تو آپ کا چہرہ اور زندہ ہو گیا۔ پھر جب قبر سے باہر تشریف لائے تو غشی سے حضور کا چہرہ اور چمکے۔ نگاہ تو میں نے

۶- حدیث۔ حضرت ابراہیم عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن میں گئے۔ جب حضور نماز جنازہ پڑھا لکے۔ اور وہ قبر میں آنا سے گئے۔ اور مٹی برابر کر دی گئی تو حضور نے تسبیح پڑھی اور ہم لوگ بھی دینک تسبیح پڑھتے رہے۔ پھر حضور نے تکبیر پڑھی۔ اور ہم لوگ بھی دینک تکبیر پڑھتے رہے۔ تو کہیں نے عرض کیا کہ بار رسول اللہ! آپ نے تسبیح دیکر کیوں پڑھی۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر تک ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کثرت دہ فرمایا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۵)

۷- حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دفن میں تشریف لے گئے۔ اور وہ بکثرت بیمار ہوا کرتی تھیں۔ تو جب حضور ان کی قبر میں آئے۔ تو آپ کا چہرہ اور زندہ ہو گیا۔ پھر جب قبر سے باہر تشریف لائے تو غشی سے حضور کا چہرہ اور چمکے۔ نگاہ تو میں نے

مرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوا؟ تو فرمایا کہ قبر نے میری بیٹی کو ایک مرتبہ دلو پھا۔ تو مجھے دلو پھٹے اور عقاب قبر کا خطہ محسوس ہونے لگا۔ پھر ایک فرشتہ نے آکر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف فرمادی۔ تو مجھے اس سے خوشی کے ساتھ ملینان ہو گیا قبر کا دلو پھٹنا اس زور کا تھا کہ اس کی آواز مشرق و مغرب میں سنی گئی۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۴)

(۸)

اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے

اس پر اہل سنت و جماعت کے تمام اماموں کا اجماع و اتفاق ہے کہ زندوں کا سلام و دعا و اداء ایصالِ ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ اور ان کے لیے نفع بخش و فائدہ مند ہے۔ ہدایہ شریف میں ہے کہ

أَفْضَلُ فِي هَذِهِ النَّاحِيَةِ أَنْ
الْإِنْسَانُ لَمَّا أَتَى جَعَلَ ثَوَابَ عَلَيْهِ لِيُزِيحَ
صَلَاتِهِ أَوْ صَوْمِهِ أَوْ زَكَاةً أَوْ كَفَرَةً
عَنْ أَهْلِ الشُّعْبَةِ وَالْجَمَاعَةِ

تادمہ کلید یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے ملل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا دے خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو یہ اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔

ہدایہ ج ۱ ص ۱۰۰ باب الحج لمن الیوم۔
اب اس مسئلے میں ہم چند بزرگوں کے اقوال یہاں نقل کرتے ہیں جن سے ہدایت کا نور طوع ہوتا ہے۔ امید کر ان سے ہر طالب حق کو مدد ملے گی۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پر یہ دعا فرمائی جس کو میں نے یاد کر لیا کہ اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اور اس کو عافیت دے۔ اور اس کی جہان فی باعزت فرما۔ اور اس کی قبر کو وسیع فرما دے۔ اور اس کو باقی اور برف اور

اوسے سے دھوے اور اس کو گنہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو تیل سے صاف رکھا ہے اور اس کی اس گھر کے برے میں اس سے بہتر گھر عطا فرما۔ اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما۔ اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور عذاب قبر و عذاب جہنم سے اس کو اپنی پناہ میں رکھ۔

اس دعا دہری کو سکر حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ تمنا ہو گئی کہ کاش اس میت کی بگیر میت ہوتی۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۱۱)

۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اندر کے پاس آکر اس طرح کھڑے ہوئے کہ میں سمجھتا تھا کہ نماز شروع کر دی ہے۔ پھر وہ سلام عرض کرتے۔ اور واپس لوٹ جاتے۔

(احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۱)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ بیان فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی قوم یا میں اس سے جان پہچان نہ ہی ہو یا نہ رہی ہو۔ ہر حال میں قبر والا اس کے سلام کو سنتا ہے۔ اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۱)

۴۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ ایک تابعی بزرگ ہیں۔ اور علم حدیث و فقہ قزاق کے ایک عظیم استاد ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے سیکڑوں مرتبہ سے زیادہ دیکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اندر اس پر حاضر ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کر کے گھروا پس جایا

کرتے تھے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۱)

۵۔ حضرت بشر بن منصور علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی عظیم المرتبت محدث ہیں۔ اور بہت اذیت دہاقت اور زہد و تقویٰ میں بھی بہت اذیت مقام رکھتے ہیں۔ روز ان پانچ سو رکعت نماز ادا کر رہے تھے کہ قرآن مجید ختم کرنا ان کا معمول تھا۔ سنا کہ میں انکا وصال ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ طاعون پر ایک کے زمانے میں ایک آدمی مدینہ قبرستان جایا کرتا تھا۔ اور جنازوں پر نماز پڑھ کر گھر آتا تھا۔ پھر شام کو قبرستان جا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی دشت کا موسم بنائے اور تمہاری عزت پر دم فرمائے۔ اور تمہاری نیکیوں کو قبول فرمائے۔ اس آدمی کا بیان ہے کہ میں ایک شام کو قبرستان نہیں گیا تو رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک کثیر جماعت میرے پاس آئی۔ اور جب میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کس فرشتہ سے آپ لوگ میرے پاس آئے ہیں؟ تو ان لوگوں نے بتایا کہ مدینہ تمہاری دعائیں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں۔ لیکن ایک دن تمہاری دعاؤں کا یہ دم لوگوں کے پاس نہیں آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس خواب کے بعد کبھی میں نے قبرستان جا کر دعائیں مانگی نہیں چھوڑا۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۱)

۶۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ | امام احمد بن حنبل کے ساتھ ایک جنازہ میں گیا۔ اور محمد بن قدامہ جو حری بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ جب میت دفن ہو گئی۔ تو ایک نابینا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے لگا۔ تو امام احمد بن حنبل نے اس سے کہا کہ اے فلان! قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔ پھر جب ہم لوگ قبرستان سے باہر نکل آئے۔ تو محمد بن قدامہ جو حری نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ مبشر بن اسماعیل میں کے بدلے میں کیا کہتے ہیں؟ امام احمد بن حنبل نے کہا کہ وہ قبائلی بھروسہ

اور کلمہ حسنت پر توجہ دے۔ تھامہ نے فرمایا کہ وہ حدیث میں آپ کے اس کلمہ بھی ہیں
 تو امام احمد بن حنبل نے کہا کہ جی ہاں۔ تو محمد بن قدام نے کہا کہ مجھے بشیر بن اسماعیل ملی نے
 خبر دی ہے کہ عبد الرحمن بن عمار بن جراح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں
 نے وصیت کیا تھی کہ وہ میرے سر پرانے مسندہ بقروہ کی ابتدائی اور آخری آیتیں
 پڑھیں یا میں اور انہوں نے کہا کہ میں نے ان میں غرر و وصیت کرتے سننا ہے یہ سنکر امام
 احمد بن حنبل نے علی بن موسیٰ عداؤد کو بھیجا کہ جا کر اس نیا سنہ کہہ دو کہ وہ قبر کے پاس
 قرآن مجید پڑھا کرے۔ (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۲۰۷)

۷۔ حضرت محمد بن احمد مروزی علیہ الرحمۃ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن
 تم گوگ قبرستان باؤ تو سورہ فاتحہ پڑھ لی ہو اللہ اللہ اہل قتل اعوذ بہم من القتل اور قتل
 اعوذ بہم من القتل پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو پہنچا دو۔ تو اس کا ثواب
 تمام قبر والوں کو پہنچ جائے گا۔ (ایضاد العلوم جلد ۲ ص ۲۰۷)

۸۔ حضرت ابو القلابہ علیہ الرحمۃ یہ بہت ہی جلیل الشان محدث کبیر ہیں اور بڑے
 بے عہدہ ہوتے۔ غنہ "میں اتر چڑا۔ اور دھوکہ کر کے میں نے دودھ کو کت غازی پڑھی
 اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ پھر میں جاگا تو صاحب قبر مجھ سے شکایت کرنے لگا
 کہ تم نے آج کی رات مجھے تکلیف پہنچائی۔ پھر وہ کہنے لگا کہ تم گوگ مل کرتے ہو اور
 ہم مل نہیں کرتے۔ سن لو تمہاری دودھ کو کتیں تمام دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔ پھر یہ کہا
 کہ تم جا کر دنیا والوں سے ملنا کہہ دینا۔ اور یہ بھی کہہ دینا کہ تمہاری دعائیں پادشاهوں
 کے شغل معلوم ہیں کہ ہم لوگوں کے پاس کیا کرتی ہیں۔

(ایضاد العلوم جلد ۲ ص ۲۰۷)

۹۔ حضرت محمد طوسی معلم علیہ الرحمۃ ابو جعفر رشیدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد
 کرامیہ صمدی سے کہہ دینا کہ ہمارا تمہارا تو معاہدہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں
 بھیجیں گے۔ تو ہم تو نہیں بدے۔ مگر تم بدل گئے۔ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ابو سعید
 صفات سے اس خوب کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا بتاؤں میں ہر جمعہ کو ان کی قبر
 کی زیارت کے لیے جا یا کرتا تھا۔ اور کچھ ایصال ثواب کیا کرتا تھا۔ لیکن اس جمعہ کو
 نہیں جاسکا اسی کی ان کو مجھ سے شکایت ہو گئی ہے۔

(ایضاد العلوم جلد ۲ ص ۲۰۷)

۱۰۔ حضرت بشار بن غالب بنجرانی علیہ الرحمۃ آپ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت راہب
 مانگ کر تا تھا۔ تو ایک دن میں نے خوب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ اسے بشار
 بن غالب: تمہاری دعائیں ہر یہ کی شکل میں فوری تمہاریوں میں بڑھی دعا سے چھپا
 کر ہمارے پاس آیا کرتی ہیں تو میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یاد رکھو
 دنوں کی دعائیں اموات کے لیے مقبول ہو کر زندہ کے طباق میں رکھ کر مذہبی پرے کے
 سر پوش سے چھپا کر مردوں کے پاس لائی جاتی ہیں۔ اور انے والا فرشتہ کہتا
 ہے کہ یہ فلاں شخص کا پرہ ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر میں میت کی مثال یہ ہے کہ بیسے ڈوبنے
 والا فریاد کرنے والا آدمی ہر وقت قبر میں مردوں کو انتظار رہتا ہے کہ اس کے باپ
 یا بیٹوں یا بھائیوں یا دوستوں کی طرف سے دعاؤں اور ایصال ثواب فاتحہ کا کوئی
 پرہ اس کے پاس آئے گا۔ اور جب پرہ آجائے تو اس کو دنیا بھر کی نعمت پاجانے
 سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۲۰۷)

ضروری سبق | اسٹل مسلمانوں کو ان حقائق سے کچھ سبق ملتا اور انہیں عبرت حاصل ہو کر ہدایت کی روشنی اور توفیق نصیب ہوتی۔ جو اپنے ماں باپ اور بھائیوں بہنوں اور بیٹوں، بیٹیوں وغیرہ عزہ و فخر پر موقوف ہوں، دین کرنے کے بعد پھر ان کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔ نہ ان کی قبروں کی زیارت کے لیے کبھی قبرستان میں قدم رکھتے ہیں۔ نہ کبھی دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ نہ صدقہ و خیرات اور نیاز و قاتحہ کے ذریعے کبھی ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ نہ ان کے لیے کبھی قرآن خوانی کرائیں۔ نہ محتاجوں کو کھانا کھلا کر اور کپڑا پہنا کر ان کی مددوں کو ثواب پہنچائیں۔ نہ چہلم، نہ ششماہی، نہ برسی، نہ ایصالِ ثواب کر ان کی قاتحہ ملائیں۔ بلکہ ان تو صابیوں نے یہ غضب ڈھایا کہ زیارت قبور اور نیاز و قاتحہ کو غیر پرستی اور بدعت قرار دے کر مسلمانوں کو اپنے مردہ عزیزوں سے بالکل ہی رشتہ و تعلق کاٹ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنے ماں باپ اور بزرگوں کو اس طرح بھول گئے کہ کبھی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں کرتے۔ احسان و فراموشی اور مطلب پرستی کی اس سبب سے زیادہ گھٹا نی مثال اور یک ہو گئے کہ ماں باپ اور بھائیوں بہنوں کے درشت بن کر ان کی جائیدادوں پر قے قابض ہو کر مرے اثار ہے ہیں۔ مگر ان بزرگوں اور عزیزوں کو کبھی یاد کر کے ان کی مددوں کو کسی قسم کا ثواب نہیں پہنچاتے۔ کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے باپ داداؤں نے کتنی محنت و مشقت اٹھا کر ان مکاتوں اور جائیدادوں کو بنایا ہو گا جو ہمیں مفت میں دے کر دنیا سے چلے گئے۔ تو ہم ان کا شکر نہ اس طرح ادا کرتے رہیں کہ ان کی قبروں پر ہر ہفتہ ہو کر کبھی کبھی قاتحہ پڑھتے اور دعائے مغفرت کرتے رہیں۔ قرآن مجید میں خداوند قدس کا فرمان ہے کہ **قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ اَوْفٰی بِحَاجَتِیْ** یعنی احسان کا بدلہ تو احسان ہی ہے۔ ماں باپ اور بزرگوں کا احسان تو یہ ہوا کہ انہوں نے ہم کو پالا پھر وہ ہم کو مکان و جائیداد دے گئے۔ تو ہمیں بھی لازم ہے

کہ ان کے احسانوں کا بدلہ یہ دیں کہ ان کو بھلائی کے ساتھ یاد رکھیں۔ احسان کے لیے دعا و استغفار کرتے رہیں۔ اور قاتحہ کے ذریعے ان کو ایصالِ ثواب اور ان کی مددوں کو ثواب پہنچاتے رہیں۔ بہر حال ہر مسلمان کا یہ لازمی کارنامہ ہونا ہی چاہیے کہ وہ اپنے ماں، باپ، دلاوی، دادا اور اپنے عزیزوں اور درشتہ داروں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور کبھی بھی ان کی قبروں کی زیارت اور ان کی قاتحہ و ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت و استغفار سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہیں۔

ماؤزہ ماؤزہ آپ کو یہ اختیار ہے
ہر ملک و ہر مذہب کو بکھائے مائیں گے

زما علینا اللہ البلاء و ما توفیقہ فی الا باللہ وھو حسبی و نعوذ بالوکیل۔

در بارِ خداوندی میں حساب کس طرح ہوگا

خداوند قہار و جبار کے دیوار میں بندوں کے حجاب و کلب کا منظر بہت ہی
مہیب اور بے صغوف ناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو بہت ہی بیعت ناک اور
انتہائی خوف ناک ہوں گے۔ وہ اپنی حرکت و آواز سے ڈانٹ کر بھرتے گئے اور ہاتھ
بڑے لوگوں کو دیوار خداوندی میں حاضر کریں گے۔ اور خداوند قدوس ایسے غضب و
جلال میں ہوگا کہ اہل ایمان و اہل غیظ و سب سے پہلے انبیاء و کرام کی مقدس جماعت حجاب
نہی کے لیے پیش ہوگا۔ اور اللہ عز و جل اہل مقدس نفوس سے سوال فرمائے گا کہ
جب تم لوگوں نے میرے احکام اپنی اپنی قویوں کو پہنچائے۔ تو تمہاری قوموں نے تم
کو کیا جواب دیا؟ تو اس سوال کی محفلت و بیعت سے انبیاء و کرام کی عقلیں بہت
جوہر میں آگ۔ احسان کامل اس قدر فرموش ہو جائے گا وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم
ہی نہیں۔ بے شک تمام جنسوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمائی ہے کہ۔

يَقُومَ يَجْعَلُ اللَّهُ إِلَهُكَ
فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا
لَا عِلَافَ لَنَا إِنَّا كُنَّا
عِندَ اللَّهِ مُشْرِكِينَ

دیا کرو، جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو
مجمع کر کے روانہ گا کہ تمہاری قوموں نے
تمہیں کہا جو اہل حق تھا تو جب یہ کہیں گے

(پ) مالمائدۃ . آیت ۱۰۹)

کو ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے شک سب غیب
کی باتوں کو تو ہی جاننے والا ہے

حقیقت میں رسولوں کو سب کچھ معلوم تھا۔ مگر اس وقت شدت بہت اوجھل

عزادند کہ، جنت سے ان کی عقلیں محفوظ رہے، مگر بہت جلد ہی ہل گئی۔ اور ان کا سامانِ فروغ و فہم بڑھ گیا۔ اس لیے ان کا کہنا بالکل درست ہو گا کہ، ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ جس وقت وہ تبار و جبار حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ تہدید آمیز سوال فرمائے گا۔

اے آنے والے! اے اللہ کے رسول! اے محمد! اے
 رسول اللہ! میں نے توئی اللہ کے ساتھ
 تو اس سوال کی ہیبت و جلالت سے حضرت علیؓ کی ہر ایک صفت ہو کر
 خاموش رہ گئے۔ پھر جب انہیں قدموں کیوں قلبِ نسیب ہو گا۔ تو عرض کریں گے کہ
 اے افاضتِ تو پاک ہے میرے لیے یہ جائز
 نہیں کہ میں دعوتِ قبولِ جہنم کا مجھے کوئی
 حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کیا ہو گا۔ تو خود
 تجھے معلوم ہو گا۔ تو بتاتا ہے جو میرے جی میں
 ہے اور میں نہیں جانتا جو میرے علم میں ہے
 بے شک تو میرے سب فیوض کا بھارتیہ والا

۱۱۶) (پ ۶، المائتہ آیت ۱۱۶)

انبیاء اور رسولوں کے بعد ہر شخصوں سے حساب لیا جائے گا۔ اس سخت حساب م سوال اللہ خدا کے غضب و عذاب کو دیکھ کر تمام اتیس خوفزدہ ہو کر لڑائ و ترمیماں ہو جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ جنم کا حائر کریں۔ تو بہت سے فرشتے اس کی گلاں کو پکڑ لیں گے۔ جنم کو لاشیں گے۔ اور جنم پہنچا لیا اور شور مچائی ہوئی آئے گی۔ اور تمام خلق اس کی پیروی و چنگاؤ کو کر سکیں اس طرح ہم جہنم

گئے کہ خوفِ دہرا اس سے بے خود ہو کر سب لوگ گھنڈوں کے بل زمین پر گر پڑیں گے
پھر اللہ تعالیٰ کا روبرو میں سے ملے دس اشہاد سوال فرمائے گا اور لوگوں کے اعدائے
کے کہ تو توں کو بیان کریں گے، اور پھر سے جمع میں خوب خوف رسوائیاں ہوں گی۔

مؤمنین میں سے کچھ لوگوں کے نام اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے
تو خدا کے فضل کی بنا پر ان لوگوں سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ اور کچھ لوگوں کو
ان کے نام اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو ان لوگوں سے
خدا کی مدد کی بنا پر بڑا سخت حساب لیا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ۔

فَاتَّخَذُوا فِيهَا مَذٰبًا ۚ تَوَعَّدَ لَهُمُ اَنْ اُولٰٓئِكَ يَنْتَظِرُوْنَ ۚ
فَسُوْرَتٌ يَّحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّ وَرُؤَسَاۤءُ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْنَ لَا يَخَافُوْنَ فِتْنَةً مِنْۢهُ وَهُمْ
يَحْكُمُوْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ يَنْتَظِرُوْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ يَنْتَظِرُوْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ يَنْتَظِرُوْنَ ۚ
فَاتَّخَذُوا فِيهَا مَذٰبًا ۚ تَوَعَّدَ لَهُمُ اَنْ اُولٰٓئِكَ يَنْتَظِرُوْنَ ۚ
فَسُوْرَتٌ يَّحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّ وَرُؤَسَاۤءُ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْنَ لَا يَخَافُوْنَ فِتْنَةً مِنْۢهُ وَهُمْ
يَحْكُمُوْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ يَنْتَظِرُوْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ يَنْتَظِرُوْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ يَنْتَظِرُوْنَ ۚ

(پ۔ ۲۰۔ سورۃ الاحقاف)

افرنی خداوند تبارک و تعالیٰ کے دہرا میں حساب اعمال کا سر طر نہایت ہی دلورز
ہے کہ غفلت، اتہائی وضع و فرساوا جائز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فیاض و کرم دیا ہے اور
تمام مؤمنین الی منت و حیات کو اس پر غفلت نہ لے سلاقی دعاغت کے ساتھ گزار
کر منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور ہم سے نہایت حفاظت کر جنت کی دائمی نعمتوں سے
مرفوز فرمائے۔ ر امین بھرحمۃ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام ابدا
اَلْقَدِیْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰیْنِ

(۱۰)

جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہوگا

جہنم جو کہ غضب خداوندی اور اس کے غضب و عقاب کا منظر ہے
اس لیے اس کے دروازے غضب الہی کے نشان ہیں۔ جنہوں کو

غضب کے فرشتے گروہ درگروہ نہایت ذلت و حقارت کے ساتھ اپنی ڈانٹ ڈپٹ
اور کثرت آوازوں سے جانوروں کی طرح ہاتھ پیرے جہنم کے پیمانوں کی طرف چلاتے
ہوں گے اور ہنسی گروہ نہ نکالتے نہایت ہی عظیم و حزن و صدمت برائے، جبکہ ان کے
پیرے سیدہ اور خوف و ہراس ایسا ایسی و نامردی کی وجہ سے ان پر مدھم مدھم اثر ہے
ہوں گے شرم و ذممت سے سر جھکانے آنکھیں پٹی کیے ہوئے جہنم داخل کرنے کے
لیے لائے جائیں گے اور یہی ہی جہنم کے بڑے بڑے دروازوں پر پہنچیں گے تو
پیلے فرشتوں کی نفرت و طاقت اور ان کی دھمکانے و مٹکانے میں گئے پھر غضب جہنم کے
فرشتے اپنی نہایت ہی سخت و کثرت آوازوں میں ڈانٹ کر ان سے پوچھیں گے کہ کیا دنیا
میں خدا کے رسول تبارک و تعالیٰ کے پاس تمہیں خدا کی آیتیں سنانے اور اس پر سے دن ٹلنے
کے لیے نہیں آئے تھے؟ تو سب، جہنمی اپنی اپنی اور بھرائی ہوئی آوازوں سے اپنے
جور کا آواز دیکھیں گے۔ اور کہیں گے کہ کیوں نہیں۔ اللہ کے رسول یقیناً جاننے کے پاس
آئے تھے۔ اور انہوں نے طرح طرح سے ہم لوگوں کو بھایا۔ اور اس دن کے خطاب سے
ہیں ڈر دیا تھا۔ مگر ہادی شامت تھی کہ ہم نے ان کی صداقت اور حقانیت بھری تقریروں
کو جھٹلایا۔ جس کا انجام ہم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ہم پر غضب کی بات

پاری ہو کر ہی پر غضب کے فرشتے یہ کہہ کر انہیں ذلت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیں گے۔ کہ جافو اب جہنم میں چلے جاؤ۔ جہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تپیں عذابوں میں گرفتار ہو کر رہنا ہے۔ اور یہ جہنم جگہوں کا آنا برا اور اس قدر بدترین ٹھکانا ہے کہ اس سے زیادہ برا اور اس سے بڑھ کر بدترین ٹھکانا کوئی سوچا ہی نہیں جاسکتا۔ چنانچہ قرآن مجید نے اپنے معجزانہ انداز بیان میں اس بدترین منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

وَيَسِيقَ الَّذِينَ يَخْذَعُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ

وَمَنْ أَمْسَحَتْ إِذَا جَاءَ ثَوْبُهُمْ فَمِنْ

أَنْفُسِهِمْ وَأَقَالُوا لَهُمْ خَزَائِنًا أَلْمُ

بَنَاتِكُمْ وَسُلَٰمٌ وَسُكُوتٌ لِلَّذِينَ عَلَيْهِمُ

آيَاتٍ وَيَكُونُوا فِي ذُلٍّ مِّنْكُمْ

لِقَائِهِمْ يَوْمَ يَكُونُ هَذَا ۖ أَتَاوَلْتُمُنَّ

وَلَا تَكُنْ حَقِيقَةً لِّلْعَذَابِ

عَلَىٰ الْكَافِرِينَ ۚ قِيلَ لَهُمْ اذْهَبُوا

أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَلِيلِينَ فِيهَا ج

فَيَسْئَلُ مَن سَأَلَ النَّاسَ كَثِيرِينَ ۚ

(پ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲)

جنت کے مہمان | جنتی اپنی اپنی سمادوں پر بہت اڑاوا احترام کے ساتھ لے جائے جائیں گے۔ وہ گروہ گروہ جنت کی طرف تقسیم و تہجیم کے ساتھ بلائے جائیں گے۔ اور جب اس مقدس گروہ کی رسائی جنت کے شانہ و دروازوں کے پاس ہوگی۔ تو ایک دم تمام دروازے مکمل جائیں گے۔ اور استقبال کرنے والے ملائکہ کی مقدس جماعت ہر طرف سے سلام و اکرام اور خوش آمدید کا فرو بند کرے گی اور

جنتی نہایت ہی رشاش و رشاش اور خوش و خرم ہو کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ کہتے ہوں گے کہ الحمد للہ! کہ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہمیں سچ کر دکھایا۔ اور میں اس زمین جنت کا وارث بنا دیا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں۔ قرواہ۔ وہ محل صالح کرنے والوں کا قلاب کیا ہی خوب ہے۔ اور قرآن کے گرد معلق ہمارے ہوئے جذبہ سرور اور جوش و شمع کے ساتھ ملائکہ مقررین حمد و تسبیح انہیں کا فرو لگاتے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید اپنے قدس انداز بیان میں اس کی منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے

وَيَسِيقَ الَّذِينَ يَخْذَعُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ

وَمَنْ أَمْسَحَتْ إِذَا جَاءَ ثَوْبُهُمْ فَمِنْ

أَنْفُسِهِمْ وَأَقَالُوا لَهُمْ خَزَائِنًا أَلْمُ

بَنَاتِكُمْ وَسُلَٰمٌ وَسُكُوتٌ لِلَّذِينَ عَلَيْهِمُ

آيَاتٍ وَيَكُونُوا فِي ذُلٍّ مِّنْكُمْ

لِقَائِهِمْ يَوْمَ يَكُونُ هَذَا ۖ أَتَاوَلْتُمُنَّ

وَلَا تَكُنْ حَقِيقَةً لِّلْعَذَابِ

عَلَىٰ الْكَافِرِينَ ۚ قِيلَ لَهُمْ اذْهَبُوا

أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَلِيلِينَ فِيهَا ج

فَيَسْئَلُ مَن سَأَلَ النَّاسَ كَثِيرِينَ ۚ

(پ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲)

اور مجاہدے دب سے ڈرتے تھے۔ ان کی سوا سائ گروہ گروہ۔ جنت کی طرف چلائی جائیں گی۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے دار و دران سے کہیں گے کہ رسم تو پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ پیش رہنے کے لیے۔ اور معنی کہیں گے کہ اب خورسان اشد کے لیے ہیں۔ جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچایا۔ اور میں تیرن کا وارث کیا کہ ہر جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا جہنم میں بدلے ہوئے مل کر رہنے والوں کا۔ اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرض کے اس پاس معلق ہمارے اپنے رب کی قرین کے ساتھ اس کی پاکی بل رہے ہوں گے اور لوگوں میں پھینک دیا جائے

الغنیۃ

اور (ہر طرف سے) یہی کہا جائے گا کہ سب

غویاں اللہ کے لیے ہیں جو اسے جہاں

کاپائے والا ہے۔

(پ ۲۴ - الامریات ۵۵)

بہر حال دعویٰ جہنم اور جنت میں داخلہ کا منظر بہت ہی عبرت نیر و نصیحت آموز ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جہنم میں لے جانے والے عقائد و اعمال سے توبہ کرے اور کبھی بھی ان اعمال کا ترک نہ ہو۔ اور جنت میں لے جانے والے عقائد و اعمال پر مستقیم رہ کر ان عقائد و اعمال کا زندگی بھر پابند رہے۔ کون کون سے اعمال جہنم میں لے جانے والے ہیں؟ اور کون کون سے اعمال صالحہ جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اس سلسلے میں پہلی دو کتابیں ۱۱۱، ۱۱۲ جہنم کے خطرات (۱۲) اور بہشت کی کنیاں (۱۳) پڑھ لیں ضروری ہیں۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق ووصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کی ہدیۃ شائع شدہ کتب

کہی ان کہی، زکوٰۃ کی اہمیت،

عصمت نبوی ﷺ کا بیان، فلسفہ اذانِ قبر،

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان؟

میلاد ابن کثیر، عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

مسائل خزان العرفان، عورت اور آزادی،

الرواح الزکیہ، ستر استغفارات،

امام احمد رضا قادری رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مخالفین کی نظر میں

حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

کی تالیفات میں سے

عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم،

فتاویٰ حج و عمرہ، نسب بدلنے کا شرعی حکم

تخلیقِ پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار،

دعاء بعد نماز جنازه، طلاق ثلاثه کا شرعی حکم

ضبط تولید کی شرعی حیثیت (برتھ کنٹرول پر جامع تحریر)

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہار آباد، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز ہنزہ شہید مسجد، کھارو، کراچی

مکتبہ خوشیہ، ہوسیل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، مبین مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حنیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی 32217776

0321-3885445، 021-32439799 کے لئے رابطہ

محترم المقام جناب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

جیسا کہ آپ کے مضمین میں ہے کہ جمعیت اشاعت الہدیت پاکستان اپنے سلسلہ ملت اشاعت کے تحت ہر دو ایک
ملت تک کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان میں جبریں ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت نے سالوں رواں کے
اپنے اپنے سلسلہ ملت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت حکومت کے اعلان کے مطابق ڈاک کے
اخراجات میں سے مفید ماضی کے حصے ہر شہر حاصل کر کے فی کس 100 روپے سالانہ دیکر دی گئی ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ نے انھیں بتا دیے کہ آپ اس خط کے آخر میں دے گئے قلم نام پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔
 وہ خط لکھ کر میں بھی اڈو کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو سائل کے لئے حمایت و اشاعت البشلت کی ضمانت
 کے سلسلہ میں اشاعت کا کامبرہ جائے گا۔ صرف اور صرف مئی، اڈو کے ذریعے بھیجی جائے گا۔ یہ قلم قبول ہوگی،
 خط کے ذریعے نقد رقم بھیجئے گا۔ حضرات کو کیمبرج میں جی نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے، پہلی دواور سے جو
 حضرات، اس خط پر نظر میں کرکے بھیج کرنا چاہیں وہ روزانہ شام 4 بجے سے 12 بجے تک بھر سکتے ہیں،
 میرٹھ کا قلم اور جلد قلم کر دیں۔ وہ دیکر بک وصول ہونے والے ذریعہ بھر سکتے ہیں۔ قلم پر 12 کتابیں ارسال
 کی جائیں گی البتہ اس کے بعد وصول ہونے والے میرٹھ قلم پر بھیجئے کے اعتبار سے ہر ایک ایک ایک کتاب
 ارسال کی جائے گی۔ خط لکھ کر کہ قلم جنوری میں وصول ہوا تو اسے 11 کتابیں ارسال کرکے جنوری میں وصول ہوا تو
 اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

[illegible]

سید محمد طاہر نسیمی (معاون محمد سعید رضا)
شعبہ نشر و اشاعت 021-3243979
0321-3885445

نام و نام خانوادگی: _____
تاریخ: _____

فون نمبر: ۰۱۱-۲۵۱۱۱۱۱۱
ایک سے زائد افراد ایک ہی مٹی آڈیو میں رقم روانہ کر سکتے ہیں اور رقم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فون کالی استعمال کی جا سکتی ہے۔

فون نمبر : ساہیوال سیریل نمبر